REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْد

REGD. NO. P/GDP-3.

جلد ۳۵ — شمارہ ۳۲

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- خورشید احمد انور

نائبین:- بشارت احمد حیدر، شکیل احمد طاہر

شرح چندہ: سالانہ ۳۶ روپے، ششماہی ۱۸ روپے، ممالک غیر بذریعہ بحری ڈاک ۱۲۰ روپے، فی پرچہ ۷۵ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN-143516

۷ ذی الحجہ ۱۴۰۶ ہجری — ۱۴ ظہور ۱۳۶۵ ہش — ۱۴ اگست ۱۹۸۶ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۱۲ ظہور (اگست) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بارے ہفتہ زیرِ اشاعت کے دوران موصول ہونے والی اطلاع کے مطابق حضور پُرنور لندن میں بفضلہٖ تعالیٰ بخیریت ہیں اور مہماتِ دینیہ کے سر کرنے میں ہمہ تن مصروف ہیں۔ الحمد للہ۔

احباب جماعت اپنے پیارے امام ہمام کی صحت و سلامتی اور مقاصدِ عالیہ میں نائز المرامی کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

● محترمہ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کمزور چلی آرہی ہے۔ احباب حضرت سیدہ ممدوحہ کی کامل و عاجل صحت یابی کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

● مقامی طور پر تمام درویشانِ کرام اور احباب جماعت خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ۔

جادۂ وفا میں ایک اور پرستارِ احمدیت کی شہادت

محترم بابو عبد الغفار صاحب حیدرآباد سندھ قاتلانہ حملہ میں شہادت پا گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

ضمیمہ ماہنامہ مصباح ربوہ جولائی ۱۹۸۶ء کے حوالہ سے احبابِ جماعت کو نہایت دکھ اور افسوس کے ساتھ یہ اطلاع پہنچائی جاتی ہے کہ حیدرآباد (سندھ) میں محترم بابو عبد الغفار صاحب فوٹو گرافر کو ۹ جولائی ۱۹۸۶ء بروز بدھ دن کے ایک بجے ان کی دکان واقع لجپت روڈ میں ایک شقی القلب نے خنجر کا وار کرکے انتہائی بے دردی کے ساتھ ہلاک کر دیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ ان کی عمر تقریباً ۸۰ سال تھی۔

تفصیلات کے مطابق محترم بابو عبد الغفار صاحب دوپہر کے وقت تنہا اپنی دکان کے کاؤنٹر پر بیٹھے تھے کہ ایک نامعلوم شخص ان کی دکان میں داخل ہوا اور آتے ہی خنجر کے ساتھ ان پر حملہ کر دیا۔ خنجر کا وار شہ رگ پر لگا جس کے نتیجہ میں مکرم غفار صاحب کی روح قفسِ عنصری سے پرواز کر گئی۔

اگلے روز ۱۰ جولائی کو شام ۷ بجے ان کے دو داماد اور حیدرآباد کے چند اور افراد ان کا جنازہ لے کر ربوہ پہنچے۔ جنازہ پہلے دار الضیافت میں رکھا گیا جہاں ان کے عزیز و اقارب اور اہلِ ربوہ کی ایک کثیر تعداد نے خدا کی راہ میں جان دینے والے اپنے اس بزرگ کا آخری دیدار کیا۔ ان کی نمازِ جنازہ حضرت مولوی محمد حسین صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نماز مغرب کے بعد ۸ بجے شب صدر انجمن احمدیہ کے دفاتر کے شرقی میدان (زنانہ جلسہ گاہ) میں پڑھائی۔ نماز جنازہ کے بعد احباب جنازہ کو کندھا دیتے ہوئے عام قبرستان نمبر ۱ کے احاطہ میں لے گئے جہاں ان کی تدفین عمل میں آئی۔ بعد تدفین حضرت مولوی محمد حسین صاحب ہی نے دعا کرائی۔ جنازہ و تدفین میں اہلِ ربوہ کی ایک بہت بڑی تعداد نے شرکت کی۔

محترم بابو عبد الغفار صاحب حیدرآباد کے معروف فوٹو گرافر تھے اور فوٹو اسپیڈ کمپنی کے نام سے لجپت روڈ پر ان کی دکان تھی۔ محترم بابو صاحب مکرم ماسٹر خدا بخش صاحب کانپوری مرحوم کے بیٹے تھے۔ انتہائی مخلص اور فدائی خادم سلسلہ تھے سلسلہ کی خدمات میں ابھی پیش پیش رہے اور لمبا عرصہ تک نائب صدر جماعت احمدیہ حیدرآباد خدمات بجا لاتے رہے۔

محترم بابو عبد الغفار صاحب نے اپنے پسماندگان میں ایک بیٹا مکرم ذوالفقار احمد صاحب (مقیم انگلستان) اور پانچ بیٹیاں اپنی یادگار چھوڑی ہیں۔ ساری اولاد خدا کے فضل سے شادی شدہ اور صاحب اولاد ہے۔ ان کی اہلیہ اور دو جوان بیٹے کچھ عرصہ پہلے وفات پا گئے تھے۔

اللہ تعالیٰ محترم بابو عبد الغفار صاحب مرحوم کے درجات کو ہر آن بلند سے بلند تر کرتا چلا جائے اور جملہ پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین۔

بنا کردند خوش رسمے بخاک و خون غلطیدن
خدا رحمت کند ایں عاشقانِ پاک طینت را

جلسہ سالانہ قادیان

مورخہ ۱۸، ۱۹، ۲۰ فتح (دسمبر) ۱۳۶۵ہش / ۱۹۸۶ء کو منعقد ہوگا!

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس سال جلسہ سالانہ قادیان ۱۸-۱۹-۲۰ فتح (دسمبر) ۱۳۶۵ہش / ۱۹۸۶ء کی تاریخوں میں منعقد کئے جانے کی منظوری مرحمت فرماتے ہوئے فرمایا ہے:-

"اللہ تعالیٰ مبارک فرمائے اور پہلے سے بڑھ کر اپنی برکات اور افضال نازل فرمائے اور یہ جلسہ ہر لحاظ سے اپنی شان میں پہلے سے بہت بڑھ کر ہو۔"

احباب اس عظیم روحانی اجتماع میں شرکت کے لئے ابھی سے تیاری شروع فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ احباب کو پہلے سے بھی زیادہ تعداد میں جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۸۶ء میں شمولیت کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

(الہام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکش:- عبد الرحیم و عبد الرؤف مالکان حمید ساڑی مارٹ صالح پور کٹک (اڑیسہ)

ملک صلاح الدین ایم اے۔ پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر:- صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۱۴ ظہور ۱۳۶۵ ہش

عیدالاضحیٰ

عید ـــــ ایک عربی لفظ ہے جس کے لغوی معنے اجتماعی خوشیوں کے حامل ایک ایسے دن کے ہیں جو انسانی زندگی میں بار بار آئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے مسلمانوں کے لئے تین دنوں کو بطور خاص عید کے دن قرار دیا ہے یعنی:-

• ـــ ایک عید جمعۃ المبارک کا دن ہے جو ہفتے میں ایک بار آتی ہے۔ تھوڑے تھوڑے وقفہ سے آنے کی وجہ سے گو عام مسلمان اس عید کو زیادہ اہمیت نہیں دیتے تاہم ارشاد نبوی ﷺ کے مطابق یہ عید دوسری سب عیدوں سے زیادہ افضل اور بابرکت عید ہے۔

• ـــ دوسری عید عید الفطر ہے جو ہر سال ماہ رمضان المبارک میں مسلسل تیس ۳۰ روز کی غیر معمولی جسمانی ریاضت اور عبادات کے بعد یکم شوال کو آتی ہے۔ اس عید کو عید الفطر اسی لئے کہا جاتا ہے کہ رمضان کے روزوں کے بعد اس عید کے ذریعہ گویا کہ افطاری ہوتی ہے۔

• تیسری عید عید الاضحیٰ ہے جو حج بیت اللہ شریف کی عبادات بجالانے کے بعد ماہ ذوالحجہ کی ۱۰ ر تاریخ کو منائی جاتی ہے۔ اس عید کا نام عید الاضحیٰ اس وجہ سے رکھا گیا ہے کہ اس دن ابو الانبیاء سیدنا حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السّلام کی سُنت کی تتبع میں قربانی کی جاتی ہے۔ اضحیٰ کا لفظ عربی زبان میں اضحاۃ کی جمع ہے جس کے معنے قربانی کے جانور کے ہیں۔ اسی لئے اسلامی اصطلاح میں اس دن کو یوم النحر بھی کہا گیا ہے۔ یہ عید حضرت ابراہیمؑ اور آپ کے جلیل القدر فرزند حضرت اسمٰعیل علیہما السّلام کی اُس عظیم الشان دائمی قربانی کی یاد میں منائی جاتی ہے جس کی ایمان افروز تفصیل قرآن مجید نے مختصر مگر انتہائی جامع اور مانع الفاظ میں یوں بیان فرمائی ہے:-

رَبِّ هَبْ لِيْ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝ فَبَشَّرْنٰهُ بِغُلٰمٍ حَلِيْمٍ ۝ فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْيَ
قَالَ يٰبُنَيَّ اِنِّيْۤ اَرٰى فِي الْمَنَامِ اَنِّيْۤ اَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰى ط
قَالَ يٰۤاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ سَتَجِدُنِيْۤ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِيْنَ ۝ فَلَمَّا
اَسْلَمَا وَتَلَّهٗ لِلْجَبِيْنِ ۝ وَنَادَيْنٰهُ اَنْ يّٰۤاِبْرٰهِيْمُ ۝ قَدْ صَدَّقْتَ
الرُّءْيَا ۚ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ۝ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْبَلٰٓؤُا
الْمُبِيْنُ ۝ وَفَدَيْنٰهُ بِذِبْحٍ عَظِيْمٍ ۝ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ ۝
(الصّٰفّٰت: ۱۰۱ تا ۱۰۹)

ترجمہ:- (حضرت ابراہیمؑ نے کہا) اے میرے رب! مجھے نیکوکار اولاد بخش۔ تب ہم نے اُس کو ایک حلیم بیٹے کی بشارت دی۔ پھر جب وہ لڑکا اُس کے ساتھ تیز چلنے کے قابل ہو گیا تو اُس نے کہا اے میرے بیٹے! مَیں نے خواب میں دیکھا ہے کہ مَیں تجھے ذبح کر رہا ہوں پس تو فیصلہ کر لے اس میں تیری کیا رائے ہے۔ (اس وقت بیٹے نے کہا) اے میرے باپ! جو کچھ خدا تجھے کہتا ہے وہی کر تو انشاءاللہ مجھے اپنے ایمان پر قائم رہنے والا دیکھے گا۔ پھر جب وہ دونوں فرمانبرداری پر آمادہ ہو گئے اور باپ نے بیٹے کو پیشانی کے بل گرا لیا تو ہم نے ابراہیم کو پکار کر کہا کہ اے ابراہیم! تو اپنی رؤیا پوری کر چکا۔ ہم اسی طرح محسنوں کو بدلہ دیا کرتے ہیں۔ یہ یقیناً ایک کھلی کھلی آزمائش تھی اور ہم نے اسماعیل کا فدیہ ایک بڑی قربانی کے ذریعہ دیا اور بعد میں آنے والی قوموں میں اس کا نیک ذکر باقی رکھا۔

مذاہب عالم کی تاریخ میں اس سے بڑھ کر جذبۂ تسلیم و رضا اور راہ حق میں بے لوث قربانی و ایثار کی کوئی اور مثال پیش نہیں کی جا سکتی۔ اسی لئے قرآنی الفاظ میں اس کو ذبح عظیم کہا گیا ہے اور حج کے ایّام میں بطور یادگار یہ قربانی فرض قرار دی گئی ہے۔

عید الاضحیٰ جہاں ہمیں ہر سال جذبۂ تسلیم و رضا اور قربانی و ایثار کے اس مہتم بالشان تاریخی واقعہ کی حقیقی عظمتوں سے روشناس کراتی ہے وہاں یہ عظیم اور لازوال پیغام بھی دیتی ہے کہ زندگی کے ہر اعلیٰ و ارفع مقصد کے حصول کے لئے بے لوث قربانی و ایثار کا پاکیزہ جذبہ طہارت نفس کی سب سے بڑی شناخت ہے۔ یہی وہ اہم نکتہ ہے جس کی طرف قرآن مجید نے بایں الفاظ ہماری توجہ مبذول کرائی ہے کہ

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ۝ (آل عمران: ۹۳)

تم کبھی بھی نیکی اور سعادت کو اُس وقت تک حاصل نہیں کر سکتے جب تک کہ خدا کی راہ میں وہ سب چیزیں قربان نہ کر دو جنہیں تم محبوب رکھتے ہو۔

پس ہر وہ شخص جو اپنے آپ کو مسلمان کہہ کر خدا تعالیٰ کی اطاعت و فرمانبرداری کا اقرار کرتا ہے اُس کی مومنانہ شان اسی میں ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی رضا اور اُس کی خوشنودی کے حصول کے لئے اپنی محبوب ترین متاع حتیٰ کہ جان عزیز کو بھی پوری بشاشت اور انشراح صدر کے ساتھ راہ خدا میں قربان کرنے کے لئے ہر لمحہ تیار رہے اور زندگی کی دشوار گزار راہوں میں ابتلاء و آزمائش کے خواہ کیسے ہی کڑے حالات وارد ہوں اپنے خدا پر اُس کا یقین و اعتماد کبھی متزلزل نہ ہو۔ جب تک ایک مسلمان کے دل میں حضرت ابراہیم اور حضرت اسمٰعیل علیہما السّلام کی طرح تسلیم و رضا اور قربانی و ایثار کی یہ شمع فروزاں نہیں ہوتی اُس وقت تک نہ تو وہ اپنی زندگی کے حقیقی مقصد کو پا سکتا ہے اور نہ ہی اُس کی عید حقیقی عید کہلا سکتی ہے۔ اسلام کی نشاۃ ثانیہ کا ارفع و اعلیٰ ترین مقصد آج پھر ایسے ایثار پیشہ والدین کا متقاضی ہے جو حضرت ابراہیم خلیل اللہؑ اور حضرت ہاجرہ کا نمونہ پیش کرنے والے ہوں اور اُسے ایسی مطیع و فرمانبردار اولاد کی ضرورت ہے جو حضرت اسمٰعیلؑ کے نقش قدم پر چلنے والے ہوں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو عید الاضحیٰ کے اُس لازوال پیغام کو مکرر و عمل میں لانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین برحمتک یا ارحم الرّاحمین +

(خورشید احمد انور)

صد مبارک آپ کو یہ روزِ عید!

عیدِ قرباں امن کا پیغام ہے
صبح روشن، پُر مسرّت شام ہے

اتحادِ نوعِ انسان کی سبیل
یہ نشانِ غلبۂ اسلام ہے

تلبیہ کہنے کو آئیں شوق سے
عاشقوں کو یہ صلائے عام ہے

رہ کینہ والے نکالیں حسرتیں
دَورِ فرعونی تو چند ایام ہے

جبر و اکراہ عاشقوں کو روک دے؟
جاہلوں کا یہ خیالِ خام ہے

تو جہاں ہو عقبہ و شیبہ کوئی
جو بھی روکے موردِ الزام ہے

مومنوں کا شیوہ ہے صدق و ثبات
کامیابی صبر کا انعام ہے

مسیح کے داعی پائیں گے حج کا ثواب
جانگدازی عاشقوں کا کام ہے

آپ ہی ہیں کامران و کامگار
اس میں کوئی شک نہیں ابہام ہے

صد مبارک آپ کو یہ روزِ عید!
عاشقوں میں آپ کا ہی نام ہے

اے جماعت! مرحبا اپنا امام ہے
سب جہاں میں واجبِ اکرام ہے

نصرت اللہ ایا امیر المومنین
نورِ فیصل! معرفت کا جام ہے

فتح میری اور غلبہ ہے مرا
مہدیٔ موعود کا الہام ہے
نیک اختر صدق کا انجام ہے

(محتاجِ دعا: عبدالرحیم راٹھور)

خطبہ جمعہ

باوجود مشکلات کے جماعت پاکستان نے دو کروڑ پینتیس (۳۵) لاکھ روپے کی مالی قربانی پیش کی

خدا تعالیٰ کی رحمت اور فضلوں کا یہ سلوک جو ہمیشہ سے جاری رہا ہے آج بھی جاری ہے

اور

اگر آپ اپنے معاملات کو خدا کے ساتھ تبدیل نہیں کریں گے تو کل بھی جاری رہے گا

از سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۴ر وفا (جولائی) ۱۳۶۵ ہش / ۱۹۸۶ء بمقام مسجد فضل لندن

سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ روح پرور اور بصیرت افروز خطبہ جمعہ کیسٹ کی مدد سے احاطۂ تحریر میں لاکر ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر ہدیۂ قارئین کر رہا ہے ——— (ایڈیٹر)

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے مندرجہ ذیل آیات قرآنیہ کی تلاوت فرمائی :-

مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِيْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ؕ وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۝ اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَا يُتْبِعُوْنَ مَاۤ اَنْفَقُوْا مَنًّا وَّلَاۤ اَذًى ۙ لَّهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ وَّمَغْفِرَةٌ خَيْرٌ مِّنْ صَدَقَةٍ يَّتْبَعُهَاۤ اَذًى ؕ وَاللّٰهُ غَنِىٌّ حَلِيْمٌ ۝ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰى ۙ كَالَّذِىْ يُنْفِقُ مَالَهٗ رِئَآءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ صَفْوَانٍ عَلَيْهِ تُرَابٌ فَاَصَابَهٗ وَابِلٌ فَتَرَكَهٗ صَلْدًا ؕ لَا يَقْدِرُوْنَ عَلٰى شَىْءٍ مِّمَّا كَسَبُوْا ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ۝ (سورۃ البقرہ : ۲۶۲ تا ۲۶۵)

اور پھر فرمایا :-

قرآن کریم کی یہ چند آیات جو میں نے تلاوت کی ہیں، ان میں

مالی قربانی کے آداب

بھی سکھائے گئے ہیں اور مقبول مالی قربانیوں کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو فضل نازل ہوتے ہیں ان کا بھی ذکر فرمایا گیا ہے۔

پہلی آیت، جو آیت میں نے تلاوت کی ہے اس کا ترجمہ یہ ہے کہ وہ لوگ جو اللہ کی راہ میں اپنے اموال خرچ کرتے ہیں ان کی مثال ایک دانے کی سی ہے جس میں سے سات شاخیں پھوٹیں اور ان سات شاخوں میں سے جن میں سات بالیاں لگیں سَبْعَ سَنَابِلَ۔ جن میں سات بالیاں لگیں۔ اور ان سات بالیوں میں سے ہر بالی کے اندر ایک سو دانے ہوں۔ وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۝ اللہ تعالیٰ جس کے لئے چاہتا ہے اس سے بھی زیادہ اور بڑھا دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ بہت ہی وسعتوں والا اور وسعتیں عطا کرنے والا اور بہت زیادہ جاننے والا ہے۔

اس آیت میں جو تصویر کھینچی گئی ہے مومنوں کے انفاق فی سبیل اللہ کی، عموماً اس کا ترجمہ پڑھتے وقت اور اس کے مضمون پر غور کرتے وقت ذہن اسی طرف جاتا ہے کہ یہاں مومن کے اموال کی مثال دی گئی ہے۔ مومن کی مثال نہیں دی گئی اور مومن کے اموال خدا کی راہ میں قربانی کے نتیجے میں بڑھتے ہیں۔ صرف اسی قدر ذکر ہے۔ حالانکہ یہ بات درست نہیں ہے۔ مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ فرمایا گیا ہے۔ مَثَلُ نَفَقَةِ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ نہیں فرمایا۔ مَثَلُ مَا يُنْفِقُوْنَ نہیں فرمایا بلکہ یہ فرمایا ہے کہ مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ

وہ لوگ جو اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں

ان کی مثال یہ ہے اور اس طرح مضمون میں وسعت پیدا ہو جاتی ہے یعنی یہ مثال ان لوگوں پر بھی صادق آتی ہے جو خرچ کرتے ہیں اور ان چیزوں پر بھی صادق آتی ہے جو وہ خرچ کرتے ہیں۔ یعنی وہ سارا منظر ان پر خرچ کرنے کا اس طرح پیش فرما دیا گیا کہ خرچ کرنے والے بھی اور ان کی تصویر بھی آنکھوں کے سامنے ابھرتی ہے اور جو وہ خرچ کرتے ہیں اور جس طرح خرچ کرتے ہیں وہ نقشہ بھی انسان کی آنکھوں کے سامنے نظر آتا ہے اور اس کے بعد کی آیات میں یہ فرمایا گیا ہے کہ وہ کس طرح خرچ نہیں کرتے ؟ کیا ادائیں ان کی ہیں ؟ وہ بھی بیان فرما دی گئیں اور اس کے نتیجے میں اللہ کے فضل ان پر کس طرح نازل ہوتے ہیں ؟ وہ بھی بیان کر دیا گیا اور بعد میں آنے والی آیات میں یہ بتایا کہ یہ یہ باتیں وہ نہیں کیا کرتے۔ تو خرچ کے مثبت پہلو بھی بیان فرما دیئے گئے اور منفی پہلو بھی بیان فرما دیئے گئے۔ اس مثال پر جب ہم اس طرح غور کرتے ہیں تو

لفظِ حَبَّةٍ

کی پہلے کی نسبت زیادہ بہتر طور پر سمجھ آنے لگتی ہے۔

امر واقعہ یہ ہے کہ دنیا میں بعض پھل ایسے ہوتے ہیں جن کے بیج ردی اور پھینک دینے کے لائق سمجھے جاتے ہیں اور انسان کو ان بیجوں میں کوئی دلچسپی نہیں ہوتی وہ غلاف اور وہ مواد جو بیجوں کو اپنی لپیٹ میں لئے ہوتا ہے اس میں وہ دلچسپی رکھتے ہیں اس کو پھل کہتے ہیں اور بعض پھل ایسے ہوتے ہیں جن میں بیج کھانے کے لائق سمجھا جاتا ہے اور ارد گرد کا غلاف اور اس کی دیگر چیزیں جو بیج کے ساتھ متعلق ہوتی ہیں وہ ردی سمجھ کر پھینک دی جاتی ہیں۔ مثلاً بادام ہیں۔ بادام کا چھلکا کسی لائق نہیں سمجھا جاتا اور بادام کھایا جاتا ہے۔ اس کے برعکس آم ہے اس کی گٹھلی میں آپ کو کوئی دلچسپی نہیں ہوگی۔ لیکن آم کے گودے میں دلچسپی ہے۔ حَبَّةٍ وہ دانے ہیں جو اپنی ذات میں پھل بھی ہیں اور بیج بھی ہیں اور ان کے اندر پھل اور بیج کے لحاظ سے کوئی بھی فوقیت نہیں ہو سکتی۔ کلیتاً سارے کا سارا کھانے کے لائق اور سارے کا سارا بیج بھی ہے۔ اور خدا کی راہ میں خرچ کرنے والوں کی مثال کے طور پر اس سے بہتر مثال چنی نہیں جا سکتی۔ اس کا

مطلب یہ ہے کہ جو وہ خرچ کرتے ہیں اس کا پھل بھی ملتا ہے لیکن پھل ایسے بیج کی صورت میں ملتا ہے جو خود آگے بڑھنے والا بیج ہے۔ یعنی ایک پہلو سے ان کو ان کی کوششوں کا، ان کی قربانیوں کا پھل مل رہا ہوتا ہے دوسرے پہلو سے ایسا پھل مل رہا ہوتا ہے جو آگے بڑھنے والا ہے اور مزید پھل پیدا کرنے والا ہے اور مزید بیج پیدا کرنے والا ہے۔ ان کے نفوس میں بھی برکت ملتی ہے اور ان کے رزق میں بھی برکت ملتی ہے اور ایک

ہمیشہ جاری رہنے والا معاملہ

ان کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ یعنی خدا کا فضل ایک پھل کی صورت میں عطا ہو کر وہاں ٹھہر نہیں جاتا۔ بلکہ خدا کا فضل ایک ایسے جاری پھل کی صورت میں ملتا ہے جس کو کوثر بھی کہا گیا ہے۔ نہ ختم ہونے والا فضلوں کا سرچشمہ اُن کو عطا ہو جاتا ہے اور پھر جتنا جتنا وہ خدا کے فضلوں میں سے خرچ کرتے چلے جاتے ہیں اتنا اتنا ان کا پھل بھی بڑھتا جاتا ہے اور ان کا بیج بھی بڑھتا چلا جاتا ہے۔ مزید اپنی روح کو بڑھانے کی استطاعت بھی ان میں پیدا ہوتی چلی جاتی ہے اور مزید اپنے نفوس کو بڑھانے اور پھیلانے کی استطاعت بھی ان میں پیدا ہوتی چلی جاتی ہے۔

یہ وہ نقشہ ہے جو الٰہی جماعتوں پر بڑی تفصیل کے ساتھ صادق آتا ہے اور الٰہی جماعتوں کے انفاق فی سبیل اللہ کو ہر دوسرے انفاق فی سبیل اللہ سے الگ اور ممتاز کر کے دکھاتا ہے۔ مذہب کی تاریخ کا مطالعہ کر لیجئے اور غیر مذہبی تحریکات یا مذہب کے نام پر لامذہبی تحریکات کا مطالعہ کر لیجئے انفاق فی سبیل اللہ میں فرق کرنے کے لئے اس سے بہتر کوئی اور مثال نظر نہیں آسکتی۔ یعنی انفاق فی سبیل اللہ کو غیر فی سبیل اللہ کے خرچ سے ممتاز کرنے کے لئے اس سے بہتر اور کوئی مثال نظر نہیں آسکتی۔ جماعتوں میں بھی ایک حساب یہی اللہ تعالیٰ کا اخراجات کے معاملے میں یعنی خدا کی راہ میں خرچ کرنے کے معاملے میں یہی سلوک چلا آرہا ہے اور دوسری جگہ اللہ اس مضمون کو آگے بڑھا کر یہ فرماتا ہے کہ یہ وہ لوگ ہیں جن کے

انفاق فی سبیل اللہ کی مثال

ایسی ہے جیسے كَمَثَلِ جَنَّةٍ بِرَبْوَةٍ أَصَابَهَا وَابِلٌ فَآتَتْ أُكُلَهَا ضِعْفَيْنِ فَإِنْ لَمْ يُصِبْهَا وَابِلٌ فَطَلٌّ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ۝ کہ یہ جو خرچ کرتے ہیں ان کے آگے اس کو بڑھانے کے لئے اور اس کی حفاظت کے لئے خدا تعالیٰ سامان مقرر فرماتا ہے۔ اور اللہ کی تقدیر اس کی حفاظت کرتی ہے۔ اور یہ دیکھتی ہے کہ ہر حال میں ان کی محنتیں بڑھیں اور نفوذ پائیں اور بکثرت اثمار پیدا کریں۔ ان کی یہ مثال دی کہ جو اللہ کی راہ میں خرچ کرنے والے ہیں ان کی مثال ایسی ہے ایسے ٹیلوں پر ایسے ربوہ میں جو قربانیاں لگی ہیں بیج کی صورت، میں کہ اگر ان پر تیز مینہ برسانے والی ہوائیں چلیں اور موسلا دھار بارش برسائی جائے تب بھی وہ زمین ایسی نکمی نہیں ہے کہ تیز بارش کے نتیجے میں اس کی فصل برباد ہو جائے اور جہاں ربوہ کا لفظ استعمال فرما کر وجہ بھی بیان فرما دی کہ کیوں تیز بارش انہیں نقصان نہیں پہنچا سکتی کیونکہ

ربوہ سے مراد

ٹیلے قسم کی چیز ہے پہاڑی قسم کا علاقہ ہے یعنی بڑے بلند پہاڑ نہیں بلکہ سطح مرتفع میں عموماً یہ شکل نظر آیا کرتی ہے۔ چھوٹے چھوٹے ٹیلے جہاں پانی ٹھہر نہیں سکتا بلند پہاڑوں میں بڑی بڑی چٹانیں ہوتی ہیں وہاں کاشت کے لحاظ سے موزوں موسم نہیں ہوا کرتا نہ موزوں زمین مہیا ہوتی ہے پوری طرح، لیکن ایسا علاقہ جسے ربوہ کہتے ہیں PLATE - LAYER ایسے علاقے میں کاشت کی سہولتیں بھی ہوتی ہیں اور کثرت سے زمین مناسب حال مل جاتی ہے اور وہاں پانی ٹھہرتا نہیں۔ اس لئے تیز بارش بھی ہو تو اس فصل کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتی جو ربوہ کے اوپر آباد ہے اور اگر تیز بارش نہ ہو تو فرمایا فَطَلٌّ ایسی زرخیز زمین ہے جو مومنوں کو مہیا کی جاتی ہے کہ شبنم سے بھی وہ پودے نشو و نما پا جاتے ہیں۔ اگر بارش نہیں تو شبنم ہی سہی۔ یعنی خدا کی تقدیر اس بات کی ضمانت دیتی ہے کہ ان کی قربانیاں رائیگاں نہیں جائیں گی۔ یہاں ربوہ کا لفظ ویسے بھی ذو معانی ہے اور بعید نہیں کہ اہل ربوہ کی طرف بھی اشارہ ہو یعنی وہ لوگ جو ربوہ سے وابستہ ہیں ایک زمانہ آنے والا ہے قربانی کرنے والوں کے لئے کہ جن کی قربانیوں کا محور ربوہ ہوگا اور جو قربانیاں ربوہ کے اردگرد کی جائیں گی یعنی ربوہ کی مرکزیت کے تابع کی جائیں گی اللہ تعالیٰ ان میں غیر معمولی برکتیں ڈالے گا۔ اور اگر بارش کا سماں نہ بھی پیدا ہوا تو شبنم بھی ان کے لئے بارش کی طرح نشو و نما کا موجب بن جائے گی۔

آج کا خطبہ نئے مالی سال کا پہلا خطبہ ہے اس لحاظ سے میں نے ان آیات کا انتخاب کیا تاکہ مالی قربانیوں کے سلسلے میں جماعت کو جہاں مختصراً ذمہ داریوں کی طرف متوجہ کروں وہاں

ایک خوشخبری بھی

دوں کہ آپ کے حق میں بہرحال قرآن کریم کی یہ پیش خبری پوری ہو چکی ہے اور اللہ تعالیٰ کا بے انتہاء فضل ہے کہ جماعت احمدیہ کی مالی قربانی پر یہ آیت اپنے ہر پہلو کے ساتھ اور ہر تفصیل کے ساتھ چسپاں ہو رہی ہے

پاکستان میں جو حالات ہیں جماعت کے اوپر پابندیوں کے اقتصادی لحاظ سے، قانونی لحاظ سے، اخبارات کے رجحان کے تعلق سے، یا علماء کے جلسے جلوسوں اور فحشا کلامی کے لحاظ سے جس پہلو سے بھی دیکھیں وہاں جماعت کے جہاں تک مالی حالات کا تعلق ہے اور قربانیوں کی استطاعت کا تعلق ہے۔ ان کے لئے وہ موسم تو نہیں جسے موسلا دھار بارش کا موسم قرار دیا جا سکتا ہے۔ وہاں تو دنیاوی لحاظ سے طَلٌّ کا سا موسم ہے کہ شبنم پر گزارہ کرنے والی بات ہے۔ لیکن خدا کا یہ وعدہ ہے کہ وہ جماعتیں جو ربوہ کے ساتھ منسلک ہوں یعنی اس ٹیلے کے ساتھ جو خدا کی برکتوں کا ٹیلہ ہے اُن کے لئے طَلٌّ بھی بہت کافی ثابت ہوگی۔ تو انتہائی نامساعد حالات کے سال میں بھی خدا تعالیٰ نے وہاں جماعت کو غیر معمولی مالی قربانیوں کی توفیق بخشی ہے

تقریباً دو مہینے پہلے کی بات ہے کہ ناظر صاحب بیت المال کا بہت سخت گھبراہٹ کا خط ملا کہ تقریباً ایک کروڑ روپیہ وصولی سے ہم پیچھے ہیں۔ اور بہت تھوڑا وقت رہ گیا ہے۔ ان کو میں نے لکھا کہ آپ گھبرا کیوں رہے ہیں اللہ نے پہلے کب چھوڑا تھا ہمیں جو اب چھوڑ دے گا۔ خدا کی ذات پہ حسن ظن رکھیں

بے انتہاء فضل کرنے والا خدا

ہے۔ کام کریں، محنت کریں آپ کا صرف اتنا کام ہے۔ دعا کے لئے بزرگوں کو خط لکھیں اور اس کے بعد توکل کریں۔ تقریباً دو ہفتے پہلے کی بات ہے دو تین ہفتہ پہلے کی کہ ان کا ایک سخت گھبراہٹ والا خط آگیا کہ آپ نے کہا دعا کر

"کامل عابد وہی ہو سکتا ہے جو دوسروں کو فائدہ پہنچائے۔" (ملفوظات حضرت مسیح موعودؑ)

پیشکش :- گلوب ربر مینوفیکچررس ۱/۷ رابندراسرانی کلکتہ ۷۰۰۰۷۳

فون : ۲۷-۴۴ گرام : GLOBEXPORT

توکل رکھو، بزرگوں کو خط لکھو۔ میں سب کام کر بیٹھا ہوں اور صرف تھوڑے سے دن رہ گئے ہیں اور ابھی ستر لاکھ روپے کی کمی رہ گئی ہے۔ میں نے خط نکلوانے کی کوشش کی مجھے وہ مل نہیں سکا ابھی مل جائے گا چند دن تک۔ لیکن ستر نہیں تو بہت بڑی رقم تھی بہرحال مجھے صحیح یاد نہیں لیکن جو مجھے یاد ہے وہ یہ ہے کہ تقریباً ستر لاکھ انہوں نے بتایا کہ کمی رہ گئی ہے اور سخت گھبراہٹ ہے اس لیئے۔ چنانچہ ان کو میں نے یہ خط لکھا کہ آپ کو میں نے پہلے بھی لکھا تھا آپ نے اپنا کام کر لیا ہے۔ بالکل گھبرانے کی ضرورت نہیں۔ آپ کے لیئے چند دن رہ گئے ہیں خدا کی تقدیر کے لیئے تو چند دن کا سوال نہیں ہے۔ وہ آزاد ہے، وہ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ ہے، وہ جانتا ہے کہ کہاں سے اس نے کب عطا کرنا ہے اور بڑی وسعتوں والا خدا ہے۔ چنانچہ کل رات فون کے ذریعے اور آج باقاعدہ خط بھی مل گیا یہ اطلاع ملی ہے کہ وہ بجٹ جس کے پورا ہونے میں ان کو شدید مشکلات نظر آرہی تھیں وہ ۲ کروڑ پندرہ لاکھ روپے کا بجٹ تھا جو جماعت نے ابتداءً پاس کیا۔ ناظر صاحب بیت المال کو گھبراہٹ یہ تھی کہ ۲ کروڑ پندرہ لاکھ بھی زیادہ تھا۔ اس پر دوران سال کارکنان کی تنخواہیں بڑھانے کے نتیجے میں دس لاکھ کا مزید اضافہ کر دیا گیا تو دو پندرہ کی بجائے وہ دو پچیس بن گیا اور یہ وہ کہہ رہے تھے کہ اس بجٹ کا پورا ہونا بظاہر ممکن نظر نہیں آتا چند دن رہ گئے ہیں اور بہت بڑا روپیہ ایسا ہے جو ابھی قابل ادا ہے۔ آج ناظر صاحب بیت المال کا اپنے ہاتھ کا لکھا ہوا خط ناظر صاحب اعلیٰ نے بھجوایا ہے جس میں لکھا ہے کہ جون کے آخر تک اللہ تعالیٰ کے فضل سے

دو کروڑ پینتالیس لاکھ چوبیس ہزار روپے کی وصولی

ہو چکی ہے۔ اور بیس لاکھ روپیہ اس بڑھے ہوئے بجٹ سے زیادہ اللہ تعالیٰ نے عطا فرما دیا ہے اور ان ہی چند دنوں میں عطا فرما دیا ہے جن دنوں میں وہ کہتے تھے کہ اب ممکن ہی نظر نہیں آرہا سب کو لکھ دیا بزرگوں کو بھی لکھا سب کوششیں کیں لیکن افسوس کہ کوئی ہماری دوا کارگر ثابت نہ ہو سکی۔ ٹھیک ہے دوا تو کارگر نہیں ہوا کرتی لیکن دعائیں تو ضرور کارگر ہو جایا کرتی ہیں اور وہ جو دعاؤں کو قبول کرنے والا خدا ہے وہ کبھی بھی مومن کی توقعات کو رد نہیں فرمایا کرتا بلکہ توقعات سے بڑھ کر عطا کیا کرتا ہے۔ اور ابھی یہ تیس جون کا جو سال ہے اس کی وصولی تیس جون کو ختم نہیں ہوا کرتی بلکہ ہمیشہ سے یہ طریق چلا آرہا ہے کہ تیس جون تک جو وصولیات ہیں ان میں سے بہت سی بعد میں آتی رہتی ہیں بعضوں کی اطلاعات بعد میں آتی ہیں اور بعض جماعتیں اگلے چند دن میں یعنی جولائی کے شروع کے دو تین ہفتوں میں کوشش کر کے گزشتہ سال کا بقایا وصول کر لیا کرتی ہیں۔

تو دیکھیں کہ جہاں موسلا دھار بارش کا موسم نہیں تھا وہاں طلّ نے کیا نمونے دکھائے ہیں اللہ کے فضل کے طلّ نے

خدا کے فضلوں کی شبنم

بھی جب پڑتی ہے تو اس قدر حیرت انگیز نشو و نما دکھاتی ہے۔ اور جیسا کہ میں نے بیان کیا تھا میں اس کو پھل نہیں سمجھ رہا بلکہ بیج سمجھ رہا ہوں۔ اور یہ بیج جماعت کے نفوس کا بیج بھی سمجھ رہا ہوں اور جماعت کے اموال کا بیج بھی سمجھ رہا ہوں۔ اس نئے ایک دانے کے سات سو بننے والے دانے ایسے دانے نہیں ہیں جو پھل کے طور پر کھالیئے جائیں گے بلکہ وہ سات سو دانے ہیں جو پھر بیج کے طور پر دوبارہ پھل اُگائیں گے۔ اور جتنی مرتبہ جماعت ان کا ایک حصہ دوبارہ زمین میں پھینکتی رہے گی خدا کے فضلوں کی زمین پر پھینکتی رہے گی اسی طرح کثرت کے ساتھ سینکڑوں گنا بن کر یہ دوبارہ جماعت کو عطا ہوتے رہیں گے۔ اور پھر یہی پھل اور یہی بیج بنتے چلے جائیں گے۔ یہ ہے اللہ کی رضا کا معاملہ اپنے بندوں سے جن کی قربانیوں کو وہ قبول فرماتا ہے۔ اور خدا کی راہ میں سچے اور خالص قربانی کرنے والوں کے ساتھ ہمیشہ بلا استثناء یہی سلوک ہوا۔ اب جن کے ساتھ خدا کا یہ سلوک ہو ان کے متعلق کوئی یہ کہے کہ ہم غالب آجائیں گے وہ مخالف غالب آجائے گا کیسے ممکن ہے؟ یہ خدا کے فضلوں کی تقدیر ہمارے اوپر ظاہر ہو رہی ہے عملی دنیا میں یہ خوابوں کی بات نہیں ہے۔ اور ہر دفعہ اگر دشمن نے یہ آواز اُٹھائی کہ ہم غالب آئیں گے تو خدا کی یہ تقدیر ان کو یہ کہے گی اَنَّهُمُ الْغٰلِبُوْنَ۔ بڑھ تو یہ رہے ہیں ہر سمت میں ہر طرف پھیلتے چلے جا رہے ہیں، تم کیسے غالب آجاؤ گے۔ وہی غالب آیا کرتے ہیں جو بڑھ رہے ہوں اللہ کے فضلوں کے سہارے جن کی ادنیٰ کوششوں کو بھی خدا تعالیٰ پھل لگا رہا ہو جن کی اعلیٰ کوششوں کو بھی خدا تعالیٰ پھل لگا رہا ہو۔ جنہیں بہار میں بھی پھل لگ رہے ہوں جنہیں خزاں میں بھی پھل لگ رہے ہوں، جنہیں موسلا دھار بارشیں بھی بکثرت نشو و نما عطا کر رہی ہو اور جنہیں ہلکی ہلکی نہ نظر آنے والی شبنم بھی بکثرت پھل عطا کر رہی ہو۔

پس الحمدللہ کہ خدا کی رحمت اور فضلوں کا یہ سلوک جو ہمیشہ سے جاری ہے آج بھی جاری ہے اور

اگر آپ اپنے معاملات کو خدا کے ساتھ تبدیل نہیں کریں گے

تو کل بھی جاری رہے گا۔ اور یہی وہ آخری بات ہے جس کی طرف میں آپ کو متوجہ کرنا چاہتا ہوں۔ گزشتہ چند ہفتے پہلے ایک جمعہ میں میں نے یہ اعلان کیا تھا کہ جماعت کے انفاق فی سبیل اللہ کو ان لوگوں کے تقویٰ سے ایک براہِ راست نسبت ہے جو ان اموال کو بطور امین خرچ کرتے ہیں۔ اگر ان اموال کو جو خدا کی خاطر قربانی کرنے والے محض للہ سلسلے کے حضور پیش کر رہے ہوتے ہیں خرچ کرنے والے اللہ کے تقویٰ کے ساتھ خرچ کریں اور ان کی امانت کا حق ادا کریں تو کئی طرح سے جماعت میں بے شمار بڑھتی چلی جانے والی برکتیں عطا ہونگی جو خرچ کرنے والے ہیں مجھے اللہ تعالیٰ کی رحمت سے یہ امید ہے کہ جو تقویٰ سے خرچ کرنے والے ہیں ان کے ساتھ خدا ایسا ہی سلوک فرمائے گا جیسے انہوں نے مال اپنی جیب سے نکال کر دیا ہو۔ ان کے گھر بھی برکت سے بھرے گا، ان کے اموال میں بھی برکت دے گا، ان کے نفوس میں بھی برکت دے گا اور ان کے ساتھ ثواب کے معاملے میں ویسا ہی سلوک فرمائے گا گویا انہوں نے خود یہ مالی قربانی کی تھی اور اس کے نتیجے میں وہ اموال جہاں خرچ کئے جائیں گے ان اخراجات میں بے شمار برکت ہوگی اس کے نتائج بہت زیادہ شاداب نکلیں گے۔ خرچ کرتے وقت اگر

بددیانتی کی ملونی

ہو جائے تو وہ خرچ برکتوں سے محروم رہ جاتا ہے اور ایسے لوگ بڑے ہی بد نصیب ہوتے ہیں جو پاک اموال کو برکتوں سے محروم کر رہے ہوں۔ قربانی کرنے والا جب خدا کی خاطر اپنے حلال رزق میں سے کچھ پیش کرتا ہے تو ایک پاک مال ہے جو اس نے خدا کے حضور پیش کیا اور وہ مال اس بات کا حقدار ہے کہ اسے بکثرت برکت عطا ہو جیسا کہ اس آیت میں وعدہ کیا گیا ہے لیکن اگر کاشتکار دیانت داری سے کاشتکاری نہیں کرتا۔ بجائے محنت کر کے زمین میں بیج کو دبانے کے وہ اوپر پھینک کر واپس آجاتا ہے۔ اس کے نفس (...)

"بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے"
(الہام سیدنا حضرت مسیح موعود)
S.K. GULAM HADI & BROTHERS
Ready made Garments Dealers
CHANDEN BAZAR BHADRAK - Distt. Balasore (Orissa)

کچھ بددیانتی کی ملونی ہو خواہ وہ اپنے کام کے لئے ہو یا مالک کے کام کے لئے ہو تو اس نیج کو یہ مثال صادق نہیں آئے گی جو قرآن کریم نے پیش کی ہے۔ تو یہی میرا مطلب ہے کہ خرچ کرنے والا اگر دیانت داری کے تقاضوں کو پورا کرے گا اور تقویٰ سے خرچ کرے گا تو اس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ اخراجات میں غیر معمولی برکتیں عطا فرمائے گا اور جو خدا کی راہ میں قربانیاں کرتے ہیں اخلاص اور تقویٰ سے ان کے ساتھ تو خدا کا معاملہ ہونا ہی ہوتا ہے۔ ان کے متعلق تو بعض بزرگوں کے اقوال سے پتہ چلتا ہے کہ سات سات نسلوں تک ان کی اولادیں ان کی قربانیوں کا فیض کھاتی ہیں۔ اس لئے اس مثال کو ان تین جہتوں سے دیکھیں تو دیکھیں معاملہ کتنا پھیلتا چلا جاتا ہے اور مزید جہتیں بھی اس میں تلاش کریں تو

سات بالیوں کی مثال

بھی سمجھ آجاتی ہے۔ ایک دانہ کس قسم کی سات بالیاں اگاتا ہے؟ خرچ کرنے والے ان کی اولادیں، ان کی بیویاں وہ جو پیش کر رہے ہیں ان کی اولادیں اور ان کی بیویاں اور وہ خود اور اسی طرح اگر آپ دعائیں کرنے والوں کے ساتھ شامل کرلیں جو کچھ کر نہیں سکتے مگر بڑے دردِ دل کے ساتھ اللہ کی راہ میں ان کے لئے دعائیں کرتے ہیں۔ تو معلوم یہ ہوتا ہے کہ سات کا عدد تو ایک صرف تکمیل کے عدد کے طور پر ہے اس کی شاخیں نکلتی چلی جائیں گی۔ وَاللّٰہُ یُضٰعِفُ لِمَنْ یَّشَاءُ کا مفہوم بھی سمجھ میں آنے لگتا ہے۔ تو سات کی تعداد کوئی ایسی تعداد نہیں کہ آپ سات کا عدد پورا کر کے سمجھیں کہ خدا کے فضلوں کے عدد پورے ہو گئے بلکہ یہ خوشخبری ہے کہ تم گنو سات تک تمہیں ایک دانہ سات بالیوں پر منتج ہوتا دکھائی دے گا لیکن اگر اپنے رب پر حسنِ ظن رکھو گے اور اگر تم قربانیوں کے تقاضے پورے کرو گے تو ایک دانہ سات بالیاں نہیں بلکہ اس سے بھی زیادہ بالیاں اگائے گا اور وہ تعداد بڑھتی چلی جائے گی اور جب خدا تعداد غیر معیّن کر دیتا ہے تو پھر وہ غیر معیّن ہی رہتی ہے پھر اس میں اس

تعداد کی حد بندی

ہماری محنتوں کی حد بندی کے ساتھ وابستہ ہو جاتی ہے، ہمارے خلوص کی حد بندی کے ساتھ وابستہ ہو جاتی ہے اور خدا کے فضل کی پھر کوئی حد بندی نہیں رہتی۔

تو اللہ تعالیٰ جماعتِ احمدیہ کو ایسے رستے پر ڈال چکا ہے۔ جو بکثرت بڑھتے چلے جانے والا رستہ ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ مالی قربانیوں کے اس معیار پر قائم ہو چکی ہے جسے چوٹی کی مالی قربانی کہا جاسکتا ہے، جسے ربوہ کی مالی قربانی کہا جاسکتا ہے، اونچے پہاڑی علاقوں کی مالی قربانی سے تعلق رکھنے والا مضمون ہے اور اب جو فکر ہے وہ کل کی فکر ہے آج کی تو کوئی فکر نہیں رہی اور کل کی فکر مجھے اسی پہلو سے ہے کہ مال خرچ کرنے والے متقی پیدا ہوں اور ہمیشہ اللہ تعالیٰ تقویٰ رکھنے والوں کے ہاتھ میں جماعت کی قربانیوں کے اموال دے۔ ان کو برکت دے ان کو توفیق عطا فرمائے کہ ان جگہوں پہ بیٹھیں جن جگہوں سے خرچ ہونے کے لئے ان اموال نے گزرنا ہے۔ اور ان کی نگرانی رکھیں خدا کے فرشتوں کی طرح۔ اگر ایسا ہو اور خدا کرے کہ ہمیشہ ہی ایسا ہو تو پھر آپ دیکھیں گے کہ اللہ تعالیٰ کے اموال اور اسی خدا کی راہ میں خرچ کرنے کا مضمون اس مثال کے مطابق لا متناہی پھل اور لامتناہی بیجوں کا مضمون بن جائے گا۔

دوسرا پہلو ایک .... بیان کرنے کے قابل ہے کہ جو لوگ جماعت کے مالی قربانی کرنے والے باقاعدہ رجسٹرڈ ہیں یعنی جن کو چندہ دہندگان کے طور پر شمار کیا جاچکا ہے ان میں بھی کئی قسمیں ہیں اور وہ سارے کے سارے اپنے آخری اعلیٰ معیار تک نہیں پہنچے ہوئے۔

ایک بڑا طبقہ

ان میں سے ایسا بھی ہے جو چندہ اگر شرح کے مطابق دیتا بھی ہے تو شرح مقرر کرتے وقت کچھ غفلتیں کر جاتا ہے۔ بہت سے اندرونی ایسے معاملات ہیں جن کا

تعلق بیرونی آنکھ سے نہیں ہوا کرتا صرف اندرونی تقویٰ کی آنکھ سے ہوتا ہے ایک انسان اپنی آمد مقرر کرتے وقت کئی قسم کے پیمانے استعمال کر سکتا ہے اور وہ کئی قسم کے پیمانے ایسے ہوتے ہیں بسا اوقات کہ ان میں سے ہر پیمانہ باہر کی آنکھ سے دیکھنے والے کے لئے ایک جائز پیمانہ ہوگا۔ اس پر یہ الزام نہیں لگا سکتا کہ تم نے اس پیمانے سے اپنے مال کو تولا ہے، تم نے جھوٹ بولا ہے تم نے دھوکا کیا ہے۔ لیکن اندرونی تقویٰ کا مضمون ایک ایسا دلچسپ مضمون ہے کہ جوں جوں تقویٰ کا معیار بڑھتا ہے خدا تعالیٰ نئے پیمانے بھی دکھانے لگتا ہے انسان کو اور انسان سمجھتا کہ پہلے جو میں خدا کی راہ میں مال دینے کے لئے پیمانہ چنا ہے وہ تو چھوٹا تھا اگر اس پہلو سے دیکھوں تو ابھی جب مزید گنجائش اس میں موجود تھی وہ نہیں میں نے بھری۔ اس پہلو سے دیکھو تو اتنی اور بھی گنجائش موجود تھی وہ خانہ بھی خالی رہا تو بعض لوگ تو اپنے

اموال کے پیمانے تنگ کرنے کا رجحان

رکھتے ہیں اور یہی سوچیں سوچتے رہتے ہیں کہ کس بہانے کم دیں اور جھوٹا بھی ثابت نہ ہوں۔ اور بعض لوگ ہیں جو زیادہ دینے کے بہانے ڈھونڈتے رہتے ہیں اور وہی ہیں جو حقیقی متقی ہیں۔ ان کے اموال میں ان کے ساتھ خدا کے فضلوں کے سلوک میں ایک ایسی شان پائی جاتی ہے جو دوسروں کو نصیب نہیں ہوتی اور وَاللّٰہُ یُضٰعِفُ لِمَنْ یَّشَاءُ کا پوری طرح مضمون ان کے حق میں صادق آتا ہے کچھ ایسے بھی قربانی کرنے والے ہیں جو شرح کے مطابق ویسے ہی نہیں دے سکتے بعض ظاہری طور پر استطاعت نہیں رکھتے بعض باطنی طور پر استطاعت نہیں رکھتے۔ بعضوں کے اخراجات اتنے ہوتے ہیں آمد کے مقابل پر کہ بیچارے مجبور ہوتے ہیں اور بعضوں کے دل اتنے چھوٹے ہوتے ہیں آمد کے مقابل پر کہ وہ بھی بیچارے مجبور ہو جاتے ہیں۔ جانتے ہیں نیکی کا کام ہے جانتے ہیں اچھی بات ہے محبت بھی رکھتے ہیں سلسلے سے مگر مٹھی نہیں کھلتی۔ کیسے ہو سکتا ہے کہ ایک سیٹھ کو اللہ تعالیٰ ایک کروڑ روپیہ عطا کر رہا ہے اور اس میں سے وہ چھ لاکھ روپیہ سالانہ دینا شروع کر دے اس لئے وہ دل کے غریب ہوتے ہیں بیچارے جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے فرمایا:۔

اَلْغِنَاءُ عَنِ النَّفْسِ

کہ تم امیری کو دولت پر نہ معیّن کیا کرو امیری تو دل سے تعلق رکھنے والی چیز ہے یا دل امیر ہوتے ہیں یا دل غریب ہوتے ہیں اور ظاہری دولت کا پیمانہ درست نہیں بلکہ اس اندرونی دولت کے پیمانے پر خدا کی نظر میں یا کچھ لوگ امیر ٹھہرتے ہیں کچھ لوگ غریب ٹھہرتے ہیں مگر ان کا معاملہ بھی لاعلاج نہیں ہے۔ بار بار کی تذکیر، بار بار کا ان کا توجہ دلانا ان پر ضرور اثر کرتا ہے اور میں نے دیکھا ہے کہ جب بھی اموال کے معاملے میں میں خطبہ دیتا ہوں تو کثرت کے ساتھ ایسے خطوط ملتے ہیں جو اعتراف کرتے ہیں اس بات کا کہ ہمیں پہلے توفیق نہیں تھی، ہمت نہیں پڑتی تھی مگر خطبہ سنا دل میں ایک تبدیلی پیدا ہوئی۔ چند دن غور کیا اور آخر فیصلہ کر لیا ہے کہ جو کچھ بھی ہوگا اللہ تعالیٰ کے ساتھ سیدھا معاملہ کرنا ہے اور بعض جو اپنے راز کھولتے ہیں تو حیرت ہوتی ہے کہ کیا کیا بہانے بنا کر بیچارے بیٹھے ہوئے تھے نیکی سے محروم۔ اور صرف یہی نہیں اس خط کے بعد جو بعد میں خط آتے ہیں ان کا رنگ ہی اور ہو جاتا ہے تھوڑے ہی عرصہ کے بعد، اس فیصلے کے بعد کہ

میں نے خدا سے اپنے معاملات سیدھے کرنے ہیں

ان کے دلوں میں ایسی بشاشت پیدا ہو جاتی ہے ایسا نور ان کو عطا ہوتا ہے کہ بعض لکھنے والے کہتے ہیں کہ ہمیں تو زندگی کا اب مزا آنا شروع ہوا ہے پہلے گھٹن سی تھی ایک بے چینی ایک بدمزگی کی سی زندگی لیکن جب سے ہم نے اپنے دل کو صاف اور سیدھا کیا ہے اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ بڑے لطف کی زندگی بسر کرنے لگ گئے تو وہ بھی دل میں ابھی گنجائش موجود ہے اور اس کے علاوہ بہت سی تعداد ایسے احمدیوں کی ہے جو تربیت کی کمی کی وجہ سے یا سلسلے کے نظام میں محنت کرنے والوں کی کمی کی وجہ سے چندہ دے ہی نہیں رہے

ہر جگہ اس کی گنجائش موجود ہے۔ بڑے شہروں میں بھی موجود ہے۔

ایک دفعہ مجھے یاد ہے انصار اللہ کے دور ے پر کراچی گیا تو کراچی کی جماعت تو بڑی منظم اور بڑی خدا کے فضل سے سائینٹفک بنیادوں پر یعنی سائنسی طریق پر مربوط کام کرنے والی جماعت ہے اُن کی تجنید کا میعار بھی ان کے لحاظ سے بہت اُونچا ہے تو مَیں نے انصار اللہ کی تعداد دیکھی تجنید کی تو مَیں نے ان سے کہا یہ تو ہو ہی نہیں سکتا بہت سے انصار ہیں آپ کے جو آپ کی نظر سے اوجھل پڑے ہیں آپ نے شمار ہی نہیں کئے۔ اُنہوں نے کہا جی یہ کیسے ہو سکتا ہے آپ کو کیا پتہ ہم یہاں کام کرتے ہیں کراچی میں تو ایک گوشہ ایسا نہیں ہے جو کارکنوں کی آنکھ سے باقی رہ جائے الگ رہ جائے سب پُورے کے پُورے گنتی میں ہیں۔ بتائیں کس طرح کوئی رہ سکتا ہے۔ مَیں نے کہا آپ کی بات بھی درست رہی مگر میری بھی درست ہی ہے آپ کوشش کریں محنت کر کے دیکھیں تو آپ کو آدمی مل جائیں گے تو پہلی رپورٹ جو تھی وہ ایک محلّے کے متعلق جہاں مَیں اس رنگ میں بات کر رہا تھا اس کے مطابق بیالیس کی بجائے باسٹھ ہو گئے تھے یعنی پچاس فیصد سے زائد کچھ ان کے آدمی چھپے ہوئے تھے اور وہ کہہ رہے تھے کہ یہاں کوئی ایک بھی گوشہ ایسا نہیں ہے جو نظر سے باہر رہ گیا ہو اور بعد میں جو رپورٹیں آئیں اس میں تو بعض جگہ سو فی صد قریباً اضافہ ہوا بعض جگہ بہت کم بھی ہوا لیکن ایسے گوشے رہ جاتے ہیں جو کارکنوں کی نظر سے پوشیدہ رہتے ہیں۔

اموال کی قربانی کے میدان

میں مَیں نے یہ بڑا تفصیلی تجربہ کر کے دیکھا ہے کہ جہاں تک کارکنوں کی نیت کا تعلق ہے اس کا بڑا گہرا واسطہ ہے اس نظام کی کامیابی سے اور تنظیموں کا اصلی ہونا یہ بھی ایک بہت اہم ایسا SECTOR ہے ایک اہم چیز ہے جو کردار ادا کرتی ہے۔ چنانچہ تنظیمی لحاظ سے، محنت کے لحاظ سے، رسل و رسائل کے لحاظ سے اگر اس نظام کو بہتر کیا جائے تو جو آج ہمارا بجٹ ہے اس میں قربانی کرنے والے۔ جتنے شامل ہیں اگر وہ اپنی قربانی کے معیار میں ایک رتی بھی اضافہ نہ کریں تو جماعت کا مجموعی بجٹ خدا کے فضل سے اس سے بھی کئی گنا زیادہ بڑھ سکتا ہے کیونکہ یہاں یہ مثال دی ہے خدا تعالیٰ نے اس مثال کا مطلب یہی ہے کہ آج کے بیج نے اگر تمہیں اتنا پھل دیا ہے تو کل کا بیج تمہاری ضرورتوں سے بہت زیادہ ہو گا کیونکہ یہی پھل تمہارا بیج بھی بننے والا ہے کل کا۔ اس لئے تمہاری استطاعت بڑھتی چلی جائے گی تو نا ممکن ہے

پس ہر سال جب جماعت خدا تعالیٰ کے فضل سے پہلے سے زیادہ چندہ دیتی ہے تو ہر پہلو سے اس کی استطاعت کبھی بڑھتی چلی جاتی ہے۔ استطاعت کم نہیں ہوتی۔ اور یہ بھی

ایک خاص امتیازی شان ہے الٰہی جماعتوں کی

جو دوسروں کو عطا نہیں ہوتی وہ جو خرچ کرتے ہیں کسی کام پر تو ان کی استطاعت تھوڑی ہوتی جاتی ہے پھر۔ یہاں تک کہ وہ خرچ وہ ٹیکس بوجھ بن جاتا ہے اور اس کے خلاف بغاوت پیدا ہو جاتی ہے۔ الٰہی جماعتوں میں اس کے برعکس ہمیں دکھائی دیتا ہے جتنا ان کی استطاعت خرچ کی بڑھتی ہے خدا کی راہ میں خرچ کرنے کی اُتنا خدا تعالیٰ ان کی مزید استطاعت میں مزید وسعتیں عطا کرتا چلا جاتا ہے اور آنیوالے کل میں وہ استطاعت پہلے سے کئی گنا بڑھ چکی ہوتی ہے

پس جس پہلو سے بھی دیکھا جائے ابھی کام کی گنجائش ہے اور خصوصاً بیرونی ملکوں میں تو بہت زیادہ کام کی گنجائش ہے پاکستان کی جماعتیں چونکہ قربانی کے دَور سے گزر رہی ہیں اس لئے خدا تعالیٰ کا خاص فضل ہے اُن کے اوپر۔ ان کا قربانی کا معیار باہر کی جماعتوں کی نسبت غیر معمولی طور پر اُونچا ہے لیکن باہر کچھ لوگ غیر معمولی معیار پر قائم ہیں لیکن

اکثریت بہت پیچھے

رہ جاتی ہے۔ مَیں انگلستان کو صرف مخاطب نہیں ہوں۔ میرے نزدیک افریقہ کی ساری جماعتیں ہیں، امریکہ کی جماعتیں ہیں، فیجی آئی لینڈ کی جماعتیں ہیں، جاپان چین، ساری دنیا میں جہاں جہاں جماعتیں ہیں وہ ساری میری مخاطب ہیں اس لئے اگر ان سب جماعتوں کو ملحوظ رکھ کر آپ غور کریں تو آپ کو یقین ہو جائے گا کہ ہماری جماعت کا ایک بہت بڑا حصّہ ایسا ہے جو ابھی مالی قربانیوں میں شامل ہی نہیں ہوا۔ نظام جماعت اگر محنت کرے اور ان کو شامل کرے خواہ وہ شروع میں تھوڑا دیں تو چونکہ خدا کا یہ وعدہ ہے کہ جو وہ دے گے وہ آئندہ کے لئے پھل نہیں بیج بنے گا۔ اس لئے دینے والا ابھی خواہ تھوڑا دینا شروع کرے اللہ کے فضل کے ساتھ وہ آئندہ زیادہ دینے کی استطاعت پاجاتا ہے اس کے خدا کی راہ میں خرچ کرنے کی وسعت بڑھ جاتی ہے۔

تو اُمید ہے کہ اللہ تعالیٰ کے احسانات کا شکر ادا کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کے کارکنان خواہ وہ کسی ملک سے بھی تعلق رکھتے ہیں ایسے آدمیوں کو خصوصیت سے تلاش کریں گے جو خدا کے ان فضلوں سے محروم ہیں۔ ان کی زندگیاں بے کار اور بے لذت گزر رہی ہوں ان کو خدا نے اموال تو دیئے ہیں لیکن ان اموال میں برکتیں نہیں ان کی نسلوں کے لئے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی کوئی ضمانت موجود نہیں۔ اس لئے ان کی خاطر آپ محنت کریں اور ان کو سلسلے کے ساتھ اس طرح وابستہ کریں کہ وہ بھی مالی قربانی کرنیوالوں کی صف میں ایک باقاعدہ مستقل حصّہ بن جائیں جو ایسا کریں گے تو نئے شامل ہونے والوں کے مالی قربانیوں میں خدا ان کو بھی حصّے دار بنا دے گا پس ایک سیکرٹری مال اگر سو چندہ دہندے پیدا کرتا ہے تو حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ علیٰ آلہ وسلم کے ارشاد کے مطابق جتنے وہ نیکی پیدا کرنیوالے پیدا کرتا چلا جاتا ہے ان کی نیکیوں کا ثواب اس کو بھی ملتا چلا جاتا ہے اور نیکی کرنیوالوں کے ثواب میں خدا کوئی کمی نہیں کرتا یعنی ان کا حصّہ لیکر ان کو نہیں دیتا بلکہ مزید عطا کرتا ہے۔ تو مالی قربانی پیدا کرنے والے لوگ بھی ایک لامحدود ترقیات کا میدان اپنے سامنے کھلا پاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے اور خدا کے شکر اور فضل اور خدا کے سچے شکر گزار بندے بنتے ہوئے شکر کے حق ادا کرنے کی کوشش کرتے ہوئے ہم خدا تعالیٰ کے مزید لا متناہی فضلوں کا وارث بنتے چلے جائیں۔ (آمین)

خطبہ ثانیہ کے بعد حضور نے فرمایا:۔

قادیان سے ناظر صاحب اعلیٰ نے یہ درخواست بھجوائی ہے کہ وہاں کے

ایک مخلص جوشیلے درویش مرزا محمود احمد صاحب

ایک لمبے عرصے کی بیماری کے بعد وفات پا گئے ہیں۔ جو وہاں جایا کرتے تھے ان کو خوب یاد ہو گا وہاں سب سے زیادہ جوش کیساتھ آپ لوگوں کا استقبال کرنیوالے اور نعرہ لگانے والے وہ مرزا محمود صاحب ہوا کرتے تھے ان کے متعلق انہوں نے خاص طور پر نماز جنازہ غائب کی درخواست کی ہے۔ اور دُعا کی درخواست کی ہے اس کے علاوہ کچھ موصیان اور غیر موصیان وفات پا گئے ہیں ان کے بچّوں نے ان کے جنازہ غائب کی درخواست کی ہے۔ ایک چوہدری رحمت اللہ صاحب ولد چوہدری عنایت اللہ صاحب گھنوکے جَتّہ ضلع سیالکوٹ۔ ایک ہیں مکرمہ مہران بی بی صاحبہ اہلیہ نور الدین صاحب مرحوم۔ مرحومہ موصیہ تھیں گوجرانوالہ کی رہنے والی تھیں۔ ایک سیّد حامد مقبول صاحب ڈیٹ جرمنی سے اطلاع دیتے ہیں کہ ان کی والدہ سیّدہ مقبول احمد صاحب کی اہلیہ وفات پا گئی ہیں۔ مکرم محمد دین صاحب ناز پروفیسر جامعہ احمدیہ لکھتے ہیں کہ ان کی والدہ صاحبہ خاص سلسلے کے فدائی اور عاشق تھے وہ بھی وفات پا گئے ہیں۔ زینب بی بی صاحبہ اہلیہ چوہدری رحمت اللہ صاحب چک ۲۷۵ آر۔ بی ضلع فیصل آباد وفات پا گئی ہیں اور ان کے علاوہ ہمارے ایک معلم وقف جدید ہیں محمد حسین صاحب اُن کی والدہ بھی کافی بڑی عمر میں وفات پا گئی ہیں میرا خیال ہے اسّی سے کچھ اُوپر ہوگی۔ وقف جدید میں میرے پاس علاج کے لئے بھی آیا کرتی تھیں معمر خاتون تھیں بہت لیکن ان کے خلوص کی جو خاص ادا مجھے بہت اچھی لگی جس کی وجہ سے مَیں خاص طور پر ان کے لئے کہہ رہا ہوں تحریک کر رہا ہوں یہ آزاد کشمیر میں بہت شدید بیمار ہو گئیں اور بظاہر بچنے کی اُمید نہیں تھی آخری عمر تھی تو ان کے بیٹے نے ان سے کہا کہ آپ مجھے اجازت دیں کہ وقف جدید سے میں چھٹی لے لیتا ہوں کیونکہ والدہ کی خدمت کا حق ادا کرنا فرض ہے اور وہ شوق سے مجھے رخصت بھی دیدیں گے۔ تو اُن کی والدہ بیماری کی حالت میں اُٹھ کے بیٹھ گئیں انہوں نے کہا بیٹا اگر تم دُنیا کے نوکر ہوتے اور جو مرضی کما رہے ہوتے میں تمہیں کبھی اپنے سے الگ نہ ہونے دیتی۔ مگر تم خدا کے نوکر ہو اور مَیں ایک لمحے کے لئے بھی پسند نہیں کرتی کہ خدا کی نوکری چھوڑ کر تم میری نوکری شروع کر دو آ کے۔ اس کے بعد پھر ان کو خدا نے شفا بھی عطا فرما دی پھر ربوہ بھی آ گئیں اور ان کے بیٹے کو اس قربانی کو اصل میں تو اُن کا اخلاص ہی تھا جس نے پھر اس کو بھی ہمت دی اس نے درخواست ہی نہیں دی پھر تو خدا نے اس کو قبول فرمایا اور لمبی عمر انہوں نے پائی۔ تو ان سب کی نماز جنازہ غائب انشاء اللہ جمعہ کے معاً بعد ہو گی

سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

کا

پُر معارف درس القرآن

ارشاد فرمودہ مورخہ ۲۰ احسان / جون ۱۳۶۵ ہش / ۱۹۸۶ء بمقام مسجد فضل لندن

ــ مغضوب علیہم کی تفسیر بیان کرتے ہوئے حضور نے انبیاء کرام اور اُن کے مخالفین کے کردار پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا:۔

قرآن کریم کے مطابق ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء میں سے کسی کو بھی سچا نہیں سمجھا گیا حالانکہ اُن میں سے ہر ایک اللہ تعالیٰ کی طرف سے بیّن نشانات کے ساتھ آئے تھے جن کو دیکھ کر مخالفین نظر انداز کرکے اور نشانات کا مطالبہ کرتے رہتے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو سب سے زیادہ نشانوں کے ساتھ آئے تھے ان سے سب سے زیادہ نشانات دکھانے کا مطالبہ کیا گیا۔ اس کے برعکس کسی غلط یا جھوٹے آدمی کی کبھی مخالفت نہیں کی گئی۔ جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ ہم سمجھتے ہیں کہ تم لوگ غلط اور جھوٹے ہو اس لئے تمہاری مخالفت کر رہے ہیں۔ فرمایا، اگر صرف اس وجہ سے مخالفت جائز ہوتی تو گذشتہ انبیاء کی مخالفت کرنے والے بھی صحیح تھے۔ کیونکہ انہوں نے بہر حال ان کو صحیح سمجھ کر مخالفت تو نہیں کی بلکہ ان کی دانست میں وہ تمام اپنے دین کو چھوڑ کر نئے دین پر ہو گئے تھے اس لئے ان کی مخالفت کرکے انہیں راہ راست پر لانے کی کوشش کرتے تھے۔ ان قوموں میں اور آپ میں کیا فرق ہے دونوں کا دعویٰ ایک ہے۔ مخالفین کون کون سے طریقے استعمال کرتے رہے ہیں وہ کھول کر قرآن کریم بتاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کرکے فرماتا ہے۔

واذ یمکربک الذین کفروا ......

...... واللہ خیر الماکرین (۳۰ : ۸) اور یاد رکھو وہ وقت جب منکرین تیرے خلاف سازش کر رہے تھے کہ تجھ کو قید کرنے کی یا قتل کرنے کی یا وطن سے نکال دینے کی۔ انہوں نے تیرے خلاف منصوبہ بنایا اور اللہ تعالیٰ نے بھی منصوبہ بنایا اور اللہ بہتر منصوبہ بنانے والا ہے۔

انبیاء کو دی جانیوالی تکالیف

فرمایا:۔ وہ تمام تکالیف جو گذشتہ انبیاء کو انفرادی طور پر دی گئیں وہ تمام کی تمام آنحضرت کو پہنچائی گئیں جن کا پورا ریکارڈ قرآن مجید میں موجود ہے جن میں سے چند کا ذکر کروں گا۔

(۱) عبادت سے روکنا: کفار کی انتہائی کوشش ہوتی تھی کہ آپ کو عبادت نہ کرنے دی جائے۔ مختلف طریقوں سے آپ کو نماز اور اذان سے روکا جاتا تھا یہاں تک کہ ایک موقع پر حضور اکرم کے اپنی جان پر ان پر لعنت بھیجی جس کا ذکر قرآن کریم میں بھی ملتا ہے کہ کیا تم نے دیکھا نہیں کہ انہوں نے ہمارے بندے کو نماز سے روکا۔ اسی طرح احادیث نبویہ میں بھی اس کا بکثرت ذکر ملتا ہے۔

(۲)۔ اللہ تعالیٰ کا پیغام پھیلانے سے روکنا:۔ مخالفین ہمیشہ اس کی توجیہہ یوں کرتے تھے کہ اگر ہم ان کو کھلی چھٹی دے دیں تو یہ سادہ لوح لوگوں کو گمراہ کر دیں گے اور ہم یہ برداشت نہیں کر سکتے لہٰذا ہم ان کو بھی راہ راست پر لانا چاہتے ہیں اور معصوم انسانوں کو بھی ان کے چنگل سے بچانا چاہتے ہیں۔ انہیں ہمدردی ہے لوگوں سے اس لئے ہم گمراہ لوگوں کو یہ اجازت نہیں دے سکتے کہ وہ اپنا گندا پیغام لوگوں میں پھیلائیں۔ قرآن کریم نے بھی اس کا ذکر کیا ہے کہ مخالفین ہمیشہ انبیاء کرام سے یہ مطالبہ کرتے رہے کہ تم اپنے پرانے دین میں واپس آ جاؤ تو ہم تمہیں کچھ نہیں کہیں گے اگر اپنی اصلاح کر لو تو پھر تم ہمارے بھائی ہو جس پر انبیاء کرام نے ہمیشہ یہی جواب دیا ہے کہ تمہاری سختی اور مخالفت ہمارے دلوں کو بدل نہیں سکتی جو مرضی کر لو ہمیں تم انشاء اللہ تعالیٰ ہمیشہ ثابت قدم پاؤ گے۔ قرآن کریم میں متعدد مقامات پر اس بات کا ذکر مفصل طور پر کیا گیا ہے کہ مذہب کو کسی پر زبردستی ٹھونسنے کا کسی کو کوئی حق نہیں آنحضرت تک تو قرآن کریم کے یہی اصول تھے جو گذشتہ انبیاء کے تھے اور جن پر قرآن کریم کے مطابق تمام انبیاء کرام اور آنحضرت نے زور دیا ہے اور تمام کے تمام انبیاء نے مخالفین کے اس طرز عمل کے خلاف احتجاج کیا ہے۔

فرمایا کہ اب دنیا سارے اصول بدلی گئے ہیں۔ اب یہ کہا جاتا ہے کہ ایک مسلمان کو غیر مسلم پر زبردستی کرنے کا حق حاصل ہے اور آنحضرت کی طرف وہی طریقہ کار منسوب کیا جانے لگا ہے جو مشرکین کا طرہ امتیاز تھا۔

فرمایا۔ مولانا مودودی صاحب (مرحوم) لکھتے ہیں کہ جب آنحضرت کی تمام روحانی طاقتیں ناکام ہو گئیں۔ اور تمام دلائل بے اثر ہو گئے تب آنحضرت نے مشرکین کے خلاف تلوار اٹھائی اور تلوار کے ذریعہ فتح پائی۔ یہ وہ اعتراض ہے جو اسلام کے مخالفین ہمیشہ سے اسلام پر کرتے آئے ہیں۔ مودودی صاحب کا مطلب تو یہ بنتا ہے کہ آنحضرت پہلے انبیاء والے طریق کو اپنا کر جب ناکام ہو گئے تو مشرکین کا طریقہ استعمال کرکے کامیابی حاصل کر لی۔ فرمایا کہ ایسے لوگ جو مذہب کے نام پر سختی روا رکھنے کے قائل ہیں اسلام کے سب سے بڑے دشمن ہیں جو حضرت محمد رسول اللہ کے نام پر آنحضرت اور اسلام کی بے عزتی کر رہے ہیں۔

مذہب میں زبردستی کی تردید

فرمایا۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں مذہب میں زبردستی کو رد کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ: (۱) اگر اللہ چاہتا تو تمام بنی نوع انسان میں سے ایک بھی ایسا نہ ہوتا جو سچائی قبول نہ کرتا لیکن اللہ تعالیٰ نے ایسا نہیں کیا۔ کیونکہ وہ زبردستی نہیں کرنا چاہتا آنحضرت کو بھی وہ یہی فرماتا ہے کہ افانت تکرہ الناس حتی یکونوا مؤمنین (سورۃ یونس آیت ۱۰۰) یعنی کیا تو لوگوں کو مجبور کرے گا کہ وہ مومن بن جائیں (جبکہ اللہ ایسا نہیں کرتا) فرمایا۔ جو لوگ زبردستی کے قائل ہیں ان کے طرز عمل کے خلاف یہ ایک زبردست دلیل ہے جبکہ اللہ تعالیٰ زبردستی کرنا نہیں چاہتا۔ آنحضرت کو زبردستی کرنے سے منع فرماتا ہے تو یہ لوگ جو احمدیوں کے خلاف مہم چلا رہے ہیں کس طرح اللہ اور اس کے رسول کے نام پر زبردستی کر سکتے ہیں!

(۲) قرآن کریم کے مطابق سورۃ بنی اسرائیل کی آیت ۱۶ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے من اهتدی فانما یهتدی لنفسه کہ جو صحیح راستہ اختیار کرتا ہے وہ اپنے فائدے کے لئے کرتا ہے اور جو غلط راستہ اختیار کرتا ہے وہ اپنے ہی نقصان کی خاطر کرتا ہے۔ اس اصول کے مطابق احمدیوں کا نفع نقصان ان کے اپنے لئے ہے۔ ہمیں روکنا تمہارے لئے مفید نہیں۔

(۳) احمدیت کے مخالفین کا اگر یہ خیال ہو کہ معاشرے کی ذمہ داری ان پر ہی عائد ہوتی ہے اور کسی کو غلط راستے سے روکنا ان کا فرض ہے تو یہ قرآنی تعلیم کے خلاف ہے کیونکہ ولا تزر وازرۃ وزر اخریٰ میں اللہ تعالیٰ نے ہر روح کی ذمہ داری اسی پر ہی ڈالی ہے۔ ہر شخص اپنے اعمال کا خود ذمہ دار ہے۔ کوئی اور کسی دوسری روح کا بوجھ نہیں اٹھائے گی۔

فرمایا۔ لها ما کسبت وعلیها ما اکتسبت (۲ : ۲۸۶) میں بھی اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کو اس کے اعمال کا ذمہ دار ٹھہرایا ہے۔ باقی رہا یہ فیصلہ کہ ہم میں سے کون صحیح ہے اور کون غلطی پر ہے اس کا فیصلہ صرف اللہ تعالیٰ ہی کر سکتا ہے اور وہی سچائی کا اجر اور جھوٹ کی سزا دینے کی قدرت اور حق رکھتا ہے۔

(۴) فرمایا۔ اگر تم احمدیوں کی مخالفت اس بنا پر کرتے ہو کہ تم تعداد میں زیادہ ہو اور احمدی کم ہیں جس طرح کہ ایک مرکزی وزیر صاحب نے پچھلے دنوں ایک اخباری بیان میں احمدیوں کو مخاطب کر کے ہوئے کہا کہ مسلمانوں کی ایک بہت بڑی تعداد جبکہ تمہیں غیر مسلم قرار دے چکی ہے تو تم اس کو قبول کیوں نہیں کر لیتے! دوسرے معنوں میں بقول ان کے اگر اللہ کو ایک ماننے کی بجائے ہم نعوذ باللہ اس کا شریک بنا لیں اور حضرت محمد مصطفیٰ کے نعوذ باللہ جھوٹے ہونے کا اعلان کر دیں اور اسلام کے بنیادی ارکان سے منحرف ہو جائیں تو ان وزیر صاحب کو کوئی تکلیف نہ ہوگی لیکن اگر ہم ان تمام باتوں پر ایمان رکھیں گے تو ان وزیر صاحب اور ان کے ساتھیوں کی دلآزاری کا موجب ہوگا علاوہ ازیں ان کے نزدیک اگر کسی غیر مسلم ملک میں وہاں کی حکومت اور جمہور مسلمانوں کے مذہب کے خلاف فیصلہ دے دیں تو مسلمانوں کا یہ فرض ہوگا کہ وہ ان کی

بات مانتے ہوئے اپنے مذہب سے دستبردار ہو جائیں۔ فرمایا۔ قرآن کریم اس کے خلاف بیان دیتا ہے اور آنحضرتؐ کو متنبہ کرتا ہے کہ تیرے رب کے الفاظ ہی صحیح ہیں۔ اگر تم ان لوگوں کی راہوں پہ چلو گے جو جمہور کے راستے ہیں تو وہ تمہیں گمراہ کر دیں گے لہٰذا جمہوری فیصلوں کے متعلق تو اللہ تعالیٰ نے دلیل ختم کر دی۔

فرمایا: من اھتدیٰ والی آیت میں اللہ تعالیٰ نے یہ بھی بیان فرماتا ہے کہ ہم نے کسی قوم پر اس وقت تک عذاب نازل نہیں کیا۔ جب تک کہ ان میں رسول نہیں بھجوا دیا۔ فرمایا کہ اس کا ذکر میں اس لئے یہاں کر رہا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے نبی کو بھی سزا دینے کا اختیار نہیں دیا اور نہ ہی ماننے والوں کو بلکہ خود سزا دینے کا وعدہ کیا ہے اور زبردستی سختی کر کے انسانوں کو صحیح راستے کی طرف لے کر جانا ممکن نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے کسی انسان کو یہ حق نہیں دیا کہ کسی کے ساتھ سختی کرے اور زبردستی اپنے خیالات ٹھونسے۔ اگر کوئی غلط راستے پر جا رہا ہے تو اس کی سزا اللہ تعالیٰ اسے دے گا۔ اللہ تعالیٰ کسی شخص کو اس وجہ سے سزا نہیں دے گا کہ کیوں تم نے غلط راستے پر جانے والوں کو زبردستی نہیں روکا؟ اس کا ذکر پورے قرآن کریم میں کہیں نہیں ملتا۔ فرمایا۔ مذہب اور عقیدہ اللہ تعالیٰ اور بندے کے درمیان معاملہ ہے لیکن حکومتِ پاکستان کے موجودہ سربراہ نے ایک اعلان کیا ہے کہ پاکستان کی گزشتہ حکومتوں نے قادیانیوں کے خلاف چند ایک اقدامات کئے تھے لیکن وہ انہیں کلیتۃً مٹانے میں ناکام رہیں۔ اس لئے اب ہم اس کو یقینی کریں گے کہ قادیانیت کے کینسر کو جڑ سے ختم کر دیں۔

فرمایا: اس بیان کو سن کر گزشتہ انبیاء کے مخالفین کے بیان یاد آ جاتے ہیں۔ کیونکہ ان کے پیچھے بھی وہی تکبّر، نخوت اور سچائی کی مخالفت کے عزم صمیم کا جذبہ کار فرما نظر آتا ہے۔

مغضوب علیہم کا جرم

حضور نے فرمایا کہ اگرچہ مغضوب علیہم اور الضالین کی اصطلاحوں کی کچھ تشریح تو میں کر چکا ہوں اب قرآن کریم کی روشنی میں یہ بتانے کے لئے چند حوالہ جات پیش کروں گا کہ مغضوب علیہم کا جرم کیا تھا؟ فرمایا۔ کہ سورۃ البقرہ کے مطابق اس گروہ کا جرم یہ تھا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے نبیوں کو جھٹلاتے تھے۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک انبیاء کرام کی مخالفت ایک بہت بڑا گناہ قرار دیا گیا ہے۔ لیکن کسی جھوٹے نبی کی مخالفت نہ کرنے کو قرآن کریم میں کسی بھی جگہ باعث سزا نہیں گردانا گیا۔ کیونکہ اگر نبی سچا ہو تو غلطی سے اس کی مخالفت کرنے پر اللہ تعالیٰ کا شدید غضب نازل ہو گا۔ قرآن کریم میں آتا ہے۔ وَالَّذِیْنَ یُحَآجُّوْنَ فِی اللّٰہِ مِنْۢ بَعْدِ مَا اسْتُجِیْبَ لَہٗ ..... وَلَھُمْ عَذَابٌ شَدِیْدٌ۔ (سورۃ شوریٰ آیت ۱۷) چنانچہ اس کے مطابق معمولی گناہ جو مخالف کے زمرے میں آتے ہیں اللہ تعالیٰ کے غضب کو بھڑکانے والے نہیں ہوتے۔ اللہ تعالیٰ کا غضب صرف ان لوگوں کے لئے ہوتا ہے جو انبیاء کرام کو جھٹلاتے اور نبیوں کے پیروکاروں کو تکالیف دیتے ہیں۔ فرمایا۔ منکرین دو طرح کے ہوتے ہیں۔ ایک وہ جو اللہ کی ہستی کے اس لئے منکر ہیں کہ ان کے دل میں اللہ تعالیٰ کی ہستی کے ہونے کا یقین نہیں لیکن اپنے طرزِ عمل سے ایمان لانے والوں کو تنگ نہیں کرتے اور نہ ہی کسی نقشے کی مخالفت کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے متعلق مغضوب کا لفظ کہیں بھی استعمال نہیں ہوا۔ ایسے لوگ مغضوب کے زمرے میں نہیں۔ اصل مغضوب علیہم صرف وہی لوگ ہیں جو مخالفت کرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ اور ایمان لانے والوں کے راستے میں مختلف قسم کی رکاوٹیں ڈالتے ہیں۔ یہ فرمایا۔ مذکورہ بالا آیت قرآنی کے مطابق جو لوگ وہ ہیں ایمان کو پاتے ہیں وہ ان لوگوں کے برابر نہیں ہو سکتے جو تکالیف برداشت کر کے ایمان کو قبول کرتے ہیں۔ اس آیت کا تعلق انبیاء کرام کے ابتدائی زمانوں سے ہے۔ جس وقت مسلسل جدوجہد اور تکالیف کا سامنا کرنے کے بعد صدیقین، شہداء اور صالحین پیدا ہوتے ہیں۔ ان کے ایمان اتنے مضبوط ہوتے ہیں کہ وہ اپنے ایمان کی خاطر ہر قربانی کے لئے تیار رہتے ہیں۔

فرمایا۔ جہاں تک نبی کا تعلق ہے وہ پاگل تو نہیں ہوتے کہ خواہ مخواہ اپنا آرام چھوڑ کر اتنی سخت خوفناک قسم کی سزا کو اپنے لئے پسند کریں۔ پھر صرف نبی تک ہی محدود نہیں، ان کے پیروکار بھی اس کے ساتھ جنگ میں شریک ہو جاتے ہیں اور اس راستے میں اپنی ہر چیز قربان کرنے کو اپنی خوش نصیبی سمجھتے ہیں اور بہت سے اپنی جان سے بھی ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے خود جہان بین کر کے اللہ تعالیٰ پر یقین کیا ہے۔ انہیں یہ ایمان ورثہ میں نہیں ملا۔ یہ سب سے بڑا ثبوت اس شخص کے ایمان کا ہوتا ہے اور آج سوائے احمدیوں کے کوئی اور قوم ایسی نہیں جنہوں نے سچائی کو وراثت کی بجائے خود قبول کیا ہو۔ ایسے لوگوں کے لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں ان کو برباد نہیں ہونے دوں گا بلکہ جو ان کو برباد کرنے پر آمادہ ہیں یا ارادہ رکھتے ہیں میں خود ان کو برباد کر دوں گا۔ فرمایا: اگر ہم اللہ تعالیٰ کا پیغام قبول کر کے پھر پرانے راستوں پر لوٹ جائیں جس طرف کہ غیر احمدی ہمیں بلانا چاہتے ہیں تو پھر ہم خدا تعالیٰ کے غضب کا نشانہ بنیں گے جو معمولی گناہ انسانی کمزوریوں کے تحت انسانوں سے سرزد ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ کے غضب کو بھڑکانے کا باعث ہرگز نہیں ہوتے لیکن اللہ تعالیٰ کے پیغام سے ہنسی ٹھٹھا کرنا اور کھلم کھلا سرکشی اور بغاوت پہ اٹھنا اور اہل ایمان کے راستے میں رکاوٹیں ڈالنا لازمی طور پر ان کے غضب کو بھڑکاتا ہے۔ فرمایا۔ ایسے لوگ مرنے کے بعد تو سزا پائیں گے ہی لیکن اس دنیا میں بھی ان کا وقار ختم ہو جاتا ہے اور قرآن کریم کے مطابق وہ بندر اور خنزیر کی طرح بن جاتے ہیں کیونکہ وہ شیطان کی پرستش (عبد طاغوت) کیا کرتے تھے۔

فرمایا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میری امت میں ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ لوگ خنزیر کی طرح ہو جائیں گے۔ لوگ اپنے گھروں کے پاس سید ھا راستہ دیکھتے ہوئے ... جائیں گے لیکن وہاں نہ انسانوں کو ... خنازیر اور بندروں کو پائیں گے۔

فرمایا۔ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی نبی نے نہیں آنا تھا تو قرآن کریم اور آنحضرتؐ نے امت کے لئے وہ الفاظ کیوں استعمال فرمائے جو کہ گزشتہ انبیاء کے مخالفین کے لئے استعمال کئے گئے تھے۔

اعلانات نکاح

(۱) مورخہ ۱۵ اگست ۱۹۸۶ء بروز جمعرات بعد نماز مغرب مسجد اقصیٰ قادیان میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان نے خاکسار کی بیٹی عزیزہ نسیم اختر صاحبہ کے نکاح کا ہمراہ عزیز سید فرحان احمد صاحب پسر مکرم سید ... صاحب ... مرحوم ساکن ... بعوض مبلغ ۲۰۰۰ روپے حق مہر اعلان فرمایا۔ اس خوشی میں بطور شکرانہ ... اعانت ... کے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے ..... آمین۔

خاکسار سیٹھی منظور احمد ... درویش قادیان

(۲) عزیزہ ... صاحبہ ... مکرم شیخ قطب الدین صاحب ... کیندرا پاڑہ ... کٹک (اڑیسہ) کا نکاح مکرم شہاب الدین احمد خان صاحب ... مکرم بشیر الدین خان صاحب ساکن برہ ... ضلع کٹک (اڑیسہ) سے مبلغ پانچ ہزار روپے حق مہر پر مورخہ ۲۹ ... ۸۶ کو مکرم مولوی بشیر احمد صاحب ... نے مسجد اقصیٰ میں پڑھا۔ اس خوشی میں مکرم قطب الدین صاحب نے مبلغ ۲۰ روپے اعانت بدر میں ادا کئے ہیں۔ جزاہ اللہ تعالیٰ خیراً۔

(۳) مورخہ ... ۸۶ کو بعد نماز ظہر مسجد مبارک میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان نے مکرم ایاز محمود صاحب ابن مکرم ... غلام ... صاحب درویش کا نکاح عزیزہ امۃ النصیر سلمہا بنت مکرم منظور احمد صاحب ... (ناصر آباد) درویش کے ساتھ مبلغ دس ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا۔ فریقین نے اس خوشی میں بطور شکرانہ مبلغ ... روپے اعانت ... ادا کئے ہیں۔ جزاھم اللہ خیراً۔

قارئین سے ان رشتوں کے ہر جہت سے بابرکت اور مثمر بہ ثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (ادارہ)

قسط دوم (آخری)

کُلٌّ یَّعْمَلُ عَلٰی شَاکِلَتِہٖ

از مکرم نصیر احمد صاحب قمر شاہد مقیم لندن

برصغیر ہند و پاکستان کے علاوہ غانا، نائیجیریا، سیرالیون، گیمبیا، لائبیریا، آئیوری کوسٹ اور یوگنڈا کے ممالک میں جماعت احمدیہ کے ہسپتال یا کلینکس، ہائر سیکنڈری سکول اور یکصد سے زائد پرائمری سکول قائم ہیں جن میں احمدی ڈاکٹرز اور اساتذہ قربانی کے جذبہ سے معمور طبی و تعلیمی میدان میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔ احمدیہ ہسپتالوں میں اب تک ہزارہا مستحق مریضوں کا مفت علاج کیا جا چکا ہے اور احمدیہ سکولز میں تعلیم پا کر اور زیور علم سے آراستہ ہو کر سینکڑوں طالب علم آج مختلف ممالک میں نمایاں عہدوں پر فائز ہو کر قوم و ملک کی بہبودی کے کام بجا لا رہے ہیں۔

ان ممالک کے سرکردہ احباب کو ان خدمات کا نمایاں طور پر اعتراف ہے اور وہ اس کا برملا اظہار کرتے ہیں۔ بطور نمونہ چند اقتباس پیش ہیں۔

گیمبیا کے MR. DR. A. J. E. M'Boge پروفیسر کیپ کوسٹ یونیورسٹی غانا نے وائس چانسلر صاحب کی نمائندگی میں ایک جلسہ کے موقعہ پر خطاب کے دوران کہا۔

"ہم احمدیہ مشن کے ممنون و شاکر ہیں کہ مسلمانوں میں سے صرف یہی ایک فعال اور منظم تنظیم ہے جو گھانا میں پرائمری، مڈل، سیکنڈری، ہائر سیکنڈری سکولز اور ٹیچرز ٹریننگ کالج قائم کر کے ملک کی عظیم تعلیمی خدمات میں حکومت کا ہاتھ بٹا رہی ہے۔"

اور گھانا میڈیکل سروس کے ڈائریکٹر جنرل نے وزیر صحت کی قائم مقامی میں ایک پبلک خطاب کے دوران کہا۔

"جماعت احمدیہ واحد اسلامی تنظیم ہے جس نے اس ملک میں متعدد ہسپتال، سکولز اور کالج قائم کر کے بنی نوع انسان کی خدمت کا تہیہ کر رکھا ہے۔"

یہ امر پیش نظر رہے کہ جماعت احمدیہ کسی ملک سے کسی قسم کی اعانت یا مالی امداد حاصل نہیں کرتی بلکہ اس کی تمام تر مساعی افراد جماعت کی انفرادی و اجتماعی قربانیوں اور باہمی تعاون کا نتیجہ ہیں۔

اس کے برعکس جماعت احمدیہ کے مخالف بعض مسلمان علماء بھی اسلام سے محبت کا دم بھرتے اور اسلامی خدمات بجا لانے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ لیکن ان کا تصور اسلام، احمدیت کے تصور اسلام سے قطعی مختلف ہے۔ ان کی فکر، ان کی نیتیں، ان کا طرز عمل اور ان کی اسلامی خدمات جماعت احمدیہ کی خدمات دینیہ سے بالکل الگ اور جدا ہیں۔ وہ اپنی شاکلہ کے مطابق کام کر رہے ہیں اور اپنے تجویز کردہ رستوں پر چل رہے ہیں۔ آئیے دیکھیں کہ ان کی شاکلہ، ان کی نیتیں اور ان کے تجویز کردہ رستے کیا ہیں؟ اور وہ کس قسم کی خدمات دینیہ بجا لا رہے ہیں۔

جماعت اسلامی کے امیر مولانا مودودی لکھتے ہیں:-

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ۱۳ برس تک عرب کو اسلام کی دعوت دیتے رہے۔ وعظ و تلقین کا جو مؤثر سے مؤثر انداز ہو سکتا تھا اسے اختیار کیا۔ مضبوط دلائل دیئے، واضح حجتیں پیش کیں۔ فصاحت و بلاغت اور زور خطابت سے دلوں کو گرمایا۔ اللہ کی جانب سے محیر العقول معجزے دکھائے۔ اپنے اخلاق اور پاک زندگی سے نیکی کا بہترین نمونہ پیش کیا اور کوئی ذریعہ ایسا نہ چھوڑا جو حق کے اظہار و اثبات کے لئے مفید ہو سکتا تھا لیکن آپ کی قوم نے آفتاب کی طرح آپ کی صداقت کے روشن ہو جانے کے باوجود آپ کی دعوت قبول کرنے سے انکار کر دیا ...... لیکن جب وعظ و تلقین کی ناکامی کے بعد داعی اسلام نے ہاتھ میں تلوار لی ...... تو دلوں سے رفتہ رفتہ بدی و شرارت کا زنگ چھوٹنے لگا۔ طبیعتوں سے فاسد مادے خود بخود نکل گئے۔ روحوں کی کثافتیں دور ہو گئیں اور صرف یہی نہیں کہ آنکھوں سے پردہ ہٹ کر حق کا نور صاف عیاں ہو گیا۔ بلکہ گردنوں میں وہ سختی اور سروں میں وہ نخوت بھی باقی نہ رہی جو ظہور حق کے بعد انسان کو اس کے آگے جھکنے سے باز رکھتی ہے۔ عرب کی طرح دوسرے ممالک نے بھی جو اسلام کو اسی سرعت سے قبول کیا کہ ایک صدی کے اندر چوتھائی دنیا مسلمان ہو گئی تو اس کی وجہ بھی یہی تھی کہ اسلام کی تلوار نے ان پردوں کو چاک کر دیا جو دلوں پر پڑے ہوئے تھے۔"

(الجہاد فی الاسلام صفحہ ۱۳۷-۱۳۸)

گویا مولانا مودودی صاحب کے نزدیک اسلام کی فیصلہ کن طاقت پہلے بھی تلوار تھی اور آج بھی تلوار ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ:

"جو کوئی حقیقت میں خدا تعالیٰ کی زمین سے فتنہ و فساد کو مٹانا چاہتا ہو اور واقعی یہ چاہتا ہو کہ خلق خدا کی اصلاح ہو تو اس کے لئے محض واعظ اور ناصح بن کر کام کرنا فضول ہے۔ اسے اٹھنا چاہئے اور غلط اصول کی حکومت کا خاتمہ کر کے غلط کار لوگوں سے اقتدار چھین کر صحیح اصول اور طریقے کی حکومت قائم کرنی چاہیئے۔"

(حقیقت جہاد صفحہ ۱۱)

ان کا دعویٰ ہے کہ وہ اور ان کی جماعت "محض مذہبی تبلیغ کرنے والے واعظین اور مبشرین کی جماعت نہیں ہے بلکہ یہ خدائی فوجداروں کی جماعت ہے۔ لِتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ اور اس کا کام یہ ہے کہ دنیا سے ظلم، فتنہ و فساد، طغیان اور ناجائز انتفاع کو بزور مٹا دے۔"

(حقیقت جہاد صفحہ ۵۸)

چنانچہ اشاعت دین اور اصلاح خلق کی غرض سے قوت و طاقت کے حصول اور اس کے جائز و ناجائز استعمال کے اس نظریہ کے قائل علماء جبر و تشدد اور ظلم و استبداد کے ان ذاتی نظریات کو اسلام کی طرف منسوب کر کے اور انہیں لاعلم سادہ لوح عوام میں پھیلا کر فتنہ و فساد اور شر انگیزی کا طوفان بے تمیزی برپا کرتے رہتے ہیں۔ ایسے علماء میں سے ہر ایک خدا تعالیٰ کی زمین سے فتنہ و فساد کو مٹانے اور خلق خدا کی اصلاح کے بہانے جب اور جہاں اور جس کے متعلق چاہتا ہے اسے کافر، مرتد اور واجب القتل ٹھہرا کر اس کی جان، مال اور عزت و آبرو سے کھیلنے لگ جاتا ہے۔ اور ستم بالائے ستم یہ کہ یہ سب خونریزی اور فساد خدا کی خاطر اور مذہب کے نام پر کیا جاتا ہے۔ گویا اسلام ان کے نزدیک ایک حربہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ جسے وہ کسی مخالف کو پریشان کرنے کے لئے جب چاہتے ہیں بالائے طاق رکھ دیتے ہیں اور جب چاہے اٹھا لیتے ہیں۔

بدقسمتی سے پاکستان میں بھی ایسے نام نہاد مسلمان علماء کا ایک گروہ مذہب کے نام پر دوسروں کا خون بہانے کی تبلیغ میں مصروف ہے۔ ان کے نزدیک اس وقت اسلام کیلئے سب سے بڑا خطرہ جماعت احمدیہ ہے۔ وہ جماعت جو اسلام کی تبلیغ کے لئے [illegible] کروڑ مسلمانوں کا درد اپنے سینے میں لئے دنیا کے کونے کونے میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا قرآن لے کر نکل کھڑی ہوئی ہے۔ جس کے مقابل پر آج ہر جگہ عیسائیت کے پاؤں اکھڑتے چلے جا رہے ہیں۔ اور اسلام آگے بڑھ رہا ہے۔ انہیں ان قلیل التعداد احمدیوں پر غصہ آتا ہے جنہوں نے یورپ کے دل میں بھی مسجدیں بنا دیں اور افریقہ کے تاریک و تار جنگلوں میں بھی کلمات تکبیر بلند کئے اور جن کو یہ فخر حاصل ہے کہ ان کی کوششوں کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ سیاہ براعظم اسلام کے نور سے بڑی تیزی کے ساتھ منور ہو رہا ہے۔ کہاں وہ دن کہ جب عیسائی پادری یہ سمجھا کرتے تھے کہ چند سالوں کے عرصہ میں وہ سارے افریقہ کو عیسائی بنا لیں گے اور کہاں یہ دن کہ آج ایک عیسائی کے بدلے میں دس افریقن مشرکین اسلام قبول کر رہے ہیں۔ ہاں اسی جرم کی پاداش میں یہ احمدی اس وقت اسلام کے لئے سب سے بڑا خطرہ ہیں اور علماء کے نزدیک ان کا علاج بھی یہی ہے کہ مسائل کو بالائے طاق رکھ دو اور نصیحت کا خیال تک نہ دل میں آنے دو۔ ہاں تلواریں اٹھاؤ اور ان کے مردوں، عورتوں اور بچوں کو تہ تیغ کر دو۔ یہاں تک کہ ان کا نشان تک دنیا میں باقی نہ رہے۔

چنانچہ ان کی اسلامی خدمات میں سے یہ بھی ہے کہ وہ دن رات جماعت احمدیہ اور اس کے بزرگان کو نہایت

فحش اور غلیظ گالیاں دیتے اور ان پر سراسر جھوٹے اور ناپاک الزامات لگاتے اور بہتان تراشی اور افترا پردازی سے کام لیتے ہیں۔ کھلے بندوں احمدیوں کے قتل پر عوام کو اُبھارا جاتا ہے جس کے نتیجہ میں متعدد احمدی ان ظالمانہ کارروائیوں کا نشانہ بن کر شہید ہو چکے ہیں۔

ان کی اسلامی خدمات میں سے یہ بھی ہے کہ وہ برسرِعام احمدیوں کے گھر بار لوٹنے اور جلانے کی ترغیب دیتے ہیں اور ان اشتعال انگیزیوں کے نتیجہ میں بار بار احمدیوں کے اموال لوٹے گئے اور ان کے گھروں کو آگ لگائی گئی۔

احمدیوں کی مساجد سے اذان کی آواز سن کر اور انہیں قبلہ رو ہو کر مسلمانوں کی طرح نماز پڑھتا دیکھ کر ان علماء کی اسلامی غیرت جوش مارتی ہے۔ اور ان کا غیظ و غضب حد انتہا کو پہنچ جاتا ہے۔ چنانچہ ۱۹۸۴ء میں ایک حکومتی آرڈیننس کے ذریعہ احمدیوں کے اذان دینے پر پابندی لگائی جا چکی ہے اور اذان دینے کی صورت میں تین سال قید کی سزا مقرر ہے اور ان کا مطالبہ ہے کہ احمدیوں کا قبلہ تبدیل کیا جائے اور وہ بیت اللہ کی طرف منہ کر کے نماز نہ پڑھیں اور ان کی نماز بھی مسلمانوں کی سی نماز نہ ہو۔ گویا وہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین سے کلیۃً انحراف کریں تو یہ ان کے نزدیک ایک عظیم اسلامی خدمت اور بہت بڑا کارنامہ ہو گا۔

ان کی اسلامی خدمات میں سے ان کا یہ مطالبہ بھی ہے کہ احمدیوں کی طرف سے شائع کردہ ترجمہ قرآن مجید و دیگر اسلامی کتب و لٹریچر پر پابندی لگائی جائے اور انہیں ضبط کیا جائے۔ چنانچہ حکومت پاکستان نے اس عظیم اسلامی خدمت میں بھی حصہ لیا اور قرآن مجید اور کتب کی ضبطی کے احکامات جاری کئے۔ یا ان کی اشاعت پر پابندی لگائی۔ ان کی یہ خدمت بھی یاد رکھنے کے لائق ہے کہ ایک احمدی کو صرف اس وجہ سے قید و بند کی صعوبتوں میں مبتلا کیا گیا کہ اس نے ایک مسلمان کو "السلام علیکم" کہا تھا۔ اور سلامتی کی یہ دعا ایک سنگین جرم لائق تعزیر تھا۔

اور ان کی خدمات جلیلہ میں سے ایک وہ مقدمہ بھی ہے جو پشاور کے ایک احمدی ڈاکٹر کے خلاف اس وجہ سے قائم کیا گیا کہ اس کی دکان سے پانچ خطرناک قطعات برآمد ہوئے تھے۔ جن میں سے ایک پر آیت قرآنی بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ دوسرے پر یا اللہ۔ یا محمد۔ تیسرے پر سورۃ اخلاص چوتھے پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی چند احادیث اور پانچویں پر یہ درج تحریر تھا۔ کہ

بھیج درود اس محسن پر تو دن میں سو سو بار
پاک محمد مصطفیٰ نبیوں کا سردار"

احمدیہ مساجد کو مسجد کہنے سے پہلے ہی ایک آرڈیننس کے ذریعہ روک دیا گیا ہے اور اب علماء کا یہ مطالبہ ہے کہ ان کے محراب و منبر گرا دیئے جائیں قبلہ کے رخ تبدیل کئے جائیں۔ چنانچہ اس خدمت کو انجام دینے کی غرض سے کئی مرتبہ احمدیہ مساجد پر حملے کئے گئے۔ بعض دفعہ مساجد کو کلیۃً مسمار کر دیا گیا۔ انہیں آگ لگائی گئی یا مسجدوں کی بے حرمتی کی گئی۔

احمدیہ مساجد یا احمدیوں کے مکانوں اور دکانوں کے در و دیوار پر قرآنی آیات یا کلمہ طیبہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا ہوا دیکھ کر ان کی حمیت اسلامی جوش مارتی ہے۔ ان کے سینے غصہ سے کھول اُٹھتے ہیں اور یہ کلمہ توحید انہیں اس قدر شدید اشتعال دلاتا ہے کہ وہ اسے ایک لمحہ کے لئے بھی برداشت کرنے کو تیار نہیں ہوتے۔ چنانچہ انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ وہ احمدیوں کی طرف سے کلمہ طیبہ کی اشاعت کو روکے اور اس کلمہ کو احمدیوں کے در و دیوار سے مٹا دیا جائے۔ اور حکومت نے اس عظیم خدمت کو بھی خود انجام دینے کا فیصلہ کیا چنانچہ سرکاری کارندوں نے قوت و طاقت کو استعمال کرتے ہوئے جبراً کلمہ طیبہ کو مٹانے کی ناپاک جسارت کی۔ بیسیوں احمدیہ مساجد و مکانات سے کلمہ طیبہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کو مٹایا گیا۔ اور اب بھی یہ مکروہ عمل جاری ہے۔

اس کے برعکس جب احمدیوں نے کلمہ طیبہ کی اشاعت کی خاطر اس کے بیج بنا کر اپنے سینوں پر سجایا تو انہیں پکڑ کر جیلوں میں ڈالا گیا۔ سینکڑوں احمدیوں کو گرفتار کر کے قید میں سخت اذیتیں دی گئیں۔ وہ مارے اور پیٹے گئے اور دنیا کی ہر مکروہ اور گندی گالی کا نشانہ بنے۔ ان پر انسانیت سوز مظالم توڑے گئے اور سخت تشدد کیا گیا۔ بعض کے ہاتھوں اور پاؤں میں بیڑیاں پہنا کر درختوں سے لٹکایا گیا۔ زنجیروں سے مارا گیا۔ ان کے منہ کالے کر کے گلیوں میں پھرایا گیا اور گند اور کیچڑ ان پر اچھالے گئے۔ ننگے بدن پر چھتر رسید کئے گئے۔ بندھے ہوئے جوتوں سے مارا گیا۔ بعض کو دو دو دن پولیس سپاہی مل کر زد و کوب کرتے اور پیٹتے رہے حتیٰ کہ جب مارتے مارتے تھک جاتے تو دوبارہ مارنا شروع کر دیتے۔

لیکن خدا اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ناموس کی حفاظت کی خاطر احمدیوں نے ان سب تکلیفوں کو ہنسی خوشی صبر و استقامت کے ساتھ برداشت کیا۔

جماعت احمدیہ کے مخالفین کی طرف سے کلمہ طیبہ کو مٹانے اور احمدیوں پر تشدد کی یہ ساری کارروائی بھی اسلام کے نام پر اور اسلام کی خاطر کی گئی۔

ایک احمدی نوجوان کو پولیس گرفتار کر کے تھانہ لے گئی۔ اس نے بھی کلمہ طیبہ کو مٹانے کی ناپاک مہم کے خلاف ایک پُرامن ردعمل ظاہر کرتے ہوئے کلمہ طیبہ کا بیج اپنے سینہ پر لگا کر اس کی عزت و ناموس کی حفاظت کا علم بلند کیا تھا۔ اس سے پولیس والوں نے پوچھا کہ "تم نے کلمے کا بیج سینے پر کیوں لگایا ہے؟" جواب ملا "کلمہ کی محبت کی وجہ سے۔" اس پر انہوں نے کہا "ہم تمہاری محبت نکالتے ہیں۔" اور اس کے ساتھ ہی زور دار تھپڑوں اور مکوں کی بارش ہونے لگی۔ انتہائی تشدد کیا گیا لیکن وہ نوجوان ہر ضرب پر کلمہ طیبہ کا ورد کرتا اور مسکراتا رہا۔ سپاہی نے پوچھا "تم کیوں ہنستے ہو" تو اس اولوالعزم نوجوان نے کہا "اللہ کا شکر ہے کہ ہم کلمہ کی خاطر مار کھا رہے ہیں۔" اس پر سپاہی نے جھپٹا مار کر اس کے سینے سے بیج اتارا اور ہجوم کے سامنے ننگا کر کے مرغی کی طرح پیٹا اور کہا کہ "دیکھو یہ ہے کلمہ لگانے والوں کا حشر"۔ اس پر بھی اس نوجوان نے کلمہ طیبہ کا ورد جاری رکھا اور سیدنا بلال حبشی رضی اللہ عنہ کی طرح اس کے منہ سے بھی لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی آواز ہی بلند ہوتی رہی۔ سپاہیوں نے کہا "تم اتنی مار کھا کر بھی کلمہ پڑھتے ہو گے" اس احمدی نے جواب دیا۔ "تم اپنی کارروائی پوری کر دو۔ ہم نے تو کلمہ پڑھنا ہے۔"

اس احمدی نوجوان کا یہ جواب کیا سچا اور کیا اعلیٰ ہے۔ یہی اعلان کرنے کا حکم اللہ تعالیٰ نے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا تھا اور اسی کی تعلیم آپ کے غلاموں کو دی گئی تھی کہ مخالفین سے یہ کہہ دیا جائے۔ وہ اپنی حیثیت و مرتبہ کے مطابق اپنا کام کریں اور میں اپنے طریق کے مطابق اپنی جگہ مصروف عمل رہوں گا۔ فرماتا ہے۔

وقل اعملوا علی مکانتکم انی عامل فسوف تعلمون من تکون له عاقبة الدار انه لا یفلح الظلمون ○ (الانعام: ۱۳۶)

تو کہہ دے اے میری قوم تم اپنے طریق پر عمل کرو میں بھی (اپنے طریق پر) عمل کروں گا۔ پھر تم جلدی ہی معلوم کر لو گے کہ اس گھر (یعنی دنیا) کا انجام کس کے حق میں ہوتا ہے۔ یقیناً ظالم (کبھی) کامیاب نہیں ہوتے۔

پس ہم بھی جماعت احمدیہ کے مخالف ان مسلمان علماء سے یہی کہتے ہیں کہ آپ کی یہ خدمات اسلامیہ آپ کو مبارک ہوں۔ ہم اپنے طریق کے مطابق خدا کے پیغام کو دنیا میں پھیلاتے چلے جائیں گے اور خدا اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کے جھنڈے کو ہمیشہ سربلند رکھیں گے اور اس راہ میں ہر قسم کی قربانیاں دیتے چلے جائیں گے۔ اب خدا کی تقدیر یہ فیصلہ کرے گی کہ کون حق پر ہے۔ اور کون باطل پر۔ کس کا طریق عمل کامیابیوں کا ضامن ہے اور کون خدا کے عذاب کو دعوت دے رہا ہے۔

قل یقوم اعملوا علی مکانتکم انی عامل فسوف تعلمون ○ من یاتیه عذاب یخزیه ویحل علیه عذاب مقیم ○ (الزمر: ۴۰)

تو کہہ دے اے میری قوم تم اپنی جگہ عمل کرو میں (اپنی جگہ) عمل کروں گا۔ پھر تم جلدی ہی معلوم کر لو گے کہ کس کو ایسا عذاب آتا ہے جو اسے رسوا کر دیتا ہے اور کس پر وہ عذاب آتا ہے جو دائمی ہوتا ہے۔

درخواست دعا: مکرم کے پی بشیر احمد صاحب قائد مجلس چیلاکرا (کیرالہ) اپنے والد صاحب کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (ادارہ)

آسام اور میگھالیہ کا تبلیغی و تربیتی دورہ

۱۲ افراد کا قبول احمدیت

رپورٹ مرتبہ :- مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر مبلغ انچارج کلکتہ

نظارت دعوۃ و تبلیغ کے ارشاد پر خاکسار اور مکرم ماسٹر مشرف علی صاحب ایم اے سیکرٹری تبلیغ کلکتہ نے آسام و میگھالیہ کا ۱۹ روزہ تبلیغی و تربیتی دورہ کیا مورخہ ۱۴ رجون کو کلکتہ سے روانہ ہو کر ۳ رجولائی کو واپس کلکتہ پہنچے۔ قدم قدم پر اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے نظارے دیکھے اور وسیع پیمانے پر پڑھے لکھے باشعور طبقہ تک احمدیت کا پیغام پہنچانے کا موقعہ ملا اور خدا کے فضل سے ۱۲ افراد نے احمدیت قبول کی۔

سب سے پہلے ہم ایک روز کے لئے نکسر گچھو (مغربی بنگال) رکے جہاں پہلے سے چند احمدی افراد موجود ہیں۔ لیکن ایک لمبا عرصہ سے ان کا جماعت سے رابطہ منقطع ہو چکا تھا وہاں جانے سے خدا کے فضل سے ان احمدیوں میں نئی بیداری پیدا ہوئی نیز بہت سے غیر از جماعت دوستوں نے خواہش ظاہر کی کہ آئندہ کسی وقت تین چار روز کا پروگرام بنا کر ہمارے گاؤں میں آئیں آج کل ہمارے کام کاج کے دن ہیں ہم احمدیت پر سنجیدگی سے غور و خوض کرنے کو تیار ہیں۔ امید ہے ماہ ستمبر میں ایک بار پھر نکسر گچھو جانا ہوگا۔

ہمارا دوسرا قیام بھولار بھیٹا (میگھالیہ) میں چار روز کا تھا۔ اس دوران بیسیوں پڑھے لکھے لوگوں کو تبلیغ کی گئی زبانی تبلیغ کے علاوہ آڈیو کیسٹ سنائے گئے اور لٹریچر بھی تقسیم کیا۔ اس علاقہ کے مشہور ویشنو عقیدہ کے پرچارک سنری ررجو دھن پرشاد ہماری آمد کی خبر سن کر تبادلہ خیالات کرنے آئے۔ ان سے مسلسل چار گھنٹے بات چیت ہوتی رہی۔ پہلے انہوں نے چند سوالات کئے جن کے تسلی بخش جوابات پاکر ان کی حالت یکسر بدل گئی۔ اور پھر بڑی عقیدت سے اسلام اور قرآن کریم کی تعلیمات کو سنتے رہے۔ وید اور گیتا کے مقدس شلوکوں اور ان کی بیان کردہ علامات کے مطابق ظاہر ہونے والے [illegible] اسلام اور ماموریٔ زمانہ کی خبر پاکر بے حد خوش ہوئے اور کہنے لگے کہ آپ نے میرے خیالات کو بالکل بدل دیا ہے میں تو کچھ اور مقصد لے کر آیا تھا۔ اب میں نیک اور پاک جذبہ لے کر واپس ہو رہا ہوں موصوف پر بوقت رخصت بیخودی اور رقت کی حالت طاری تھی۔ اسی روز یعنی مورخہ ۱۸ رجون کو بعد نماز مغرب گردو نواح کے دو صد سے زائد افراد کی معیت میں مقامی علماء کا ایک گروہ ہماری قیام گاہ پر آگیا جنہوں نے آتے ہی ہلڑ بازی اور احمدی احباب کو دھمکانا شروع کر دیا جب ان سے کسی مسئلہ کے متعلق بات چیت کرنے کو کہا جاتا تو علماء حضرات یک زبان ہو کر کہتے کہ ہم قرآن و حدیث سے ناواقف ہیں ہم بحث کرنے نہیں آئے بلکہ چند باتیں دریافت کرتے ہیں اور پھر آپ یہاں تبلیغ کا سلسلہ بند کر دیں وہ ہمیں مجبور کرنے لگے کہ جن لوگوں نے بیعت کی ہے ان کی بیعتیں واپس کر دیں اس پر ہم نے کہا جن کو اپنی بیعت واپس لینی ہے وہ خود کیوں مطالبہ نہیں کرتے اور آپ کی کیا حیثیت ہے جو اس قسم کا مطالبہ کرتے ہیں اس موقعہ پر لوگوں کے مطالبہ پر بیعت فارم پڑھ کر سنایا گیا اور اس زمانہ کے بارے میں قرآن و احادیث کی پیشگوئیوں کو بیان کرتے ہوئے امام مہدی علیہ السلام کی صداقت کو بیان کیا گیا۔

چنانچہ باوجود کوشش کے ان علماء اور بعض دوسرے فتنہ پرداز افراد کو اپنے ناپاک مقصد میں کامیابی کا کوئی موقعہ نہیں ملا۔ اور آخر دھمکیاں دیتے ہوئے سب لوگ چلے گئے۔ لیکن کچھ دور جا کر یہ لوگ رک گئے اور ایک احمدی نوجوان عبدالمجید صاحب کو بلوا بھیجا۔ اس موقعہ پر ہمیں خطرہ محسوس ہوا کہ یہ لوگ ضرور مار پیٹ کریں گے اس لئے ہم سب نے مل کر دعا کرنی شروع کر دی کہ خدا تعالیٰ ہمارے اس احمدی کو ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے اور استقامت بخشے۔ قریباً نصف گھنٹہ بعد عبدالمجید صاحب نے ہمیں آکر بتایا کہ مجھے تمام لوگ مجبور کر رہے تھے کہ تم توبہ کرو لیکن میں نے صاف طور پر کہہ دیا کہ احمدیت سے توبہ کرنا میرے بس کی بات نہیں اس پر قریب تھا کہ لوگ مجھے مارتے کہ اچانک ایک جیپ آکر رکی جس سے علاقہ کے ایس۔ او صاحب مع تین چار پولیس جوانوں کے اترے اور دریافت کیا کہ کیا معاملہ ہے اس پر تمام لوگ سخت گھبرائے اور کہنے لگے کہ نہیں کوئی خاص معاملہ نہیں ہے ہمارا اندرونی معاملہ ہے اور کوئی فکر کی بات نہیں۔ ایس۔ او صاحب تو چلے گئے لیکن اس کے بعد کسی کو جرأت نہیں ہوئی کہ ہمارے کسی احمدی پر ہاتھ اٹھائے۔ دوسرے روز صبح خدا کے فضل سے اسی مقام پر دو نئے افراد نے احمدیت قبول کی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

ہمارا تیسرا قیام ڈبرو گڑھ تھا پانچ روز قیام کے دوران ایک دن تنسوکیہ بھی گئے۔ ہر دو جگہ خدا کے فضل سے کثیر تعداد میں پڑھے لکھے طبقہ میں احمدیت کا پیغام پہنچایا۔ زیر تبلیغ دوستوں سے بھی ملاقات کی آڈیو اور ویڈیو کیسٹس سنائیں اور دکھائی گئیں۔ دن رات تبلیغ اور تبادلہ خیالات کا سلسلہ جاری رہا تنسوکیہ میں ایک نوجوان کو قبول حق کی توفیق ملی۔ خدام کو تبلیغی حوالہ جات لکھوائے گئے۔ اس کے بعد ایک دن جورہاٹ دو دن شیلونگ اور ایک دن گوہاٹی میں قیام رہا ہر سہ مقامات پر بہت سے نئے اور پرانے زیر تبلیغ دوستوں سے ملاقات ہوئی شیلونگ میں اسٹیٹ گورنمنٹ لائبریری میں جماعت کی کتب اور لٹریچر رکھوایا گیا۔

اس دورے کا آخری قیام نرزو بھٹیا آسام تھا ایک روز قبل شدید بارش کے سبب پورے علاقہ میں سیلاب آیا ہوا تھا تاہم کشتی کے ذریعہ جائے قیام پر پہنچے تین روزہ قیام کے دوران دور دور سے ہماری آمد کی خبر سن کر لوگ کشتیوں پر سوار ہو کر آتے رہے دن رات دینی مسائل قرآن و احادیث کی باتیں ہوتی رہیں۔ تبادلہ خیالات ہوتا رہا۔ یہاں پر بھی احمدی نوجوانوں کی تبلیغی کلاس لی گئی اور انہیں ضروری تبلیغی حوالہ جات نوٹ کرائے گئے۔

آخری روز رات کو ایک قریبی گاؤں سنتوش پور سے ایک مولانا صاحب اپنے ساتھ پچیس تیس افراد کو لے کر نرزار بھٹیا حاضر ہوئے ان سے رات تین گھنٹے تک مختلف مسائل پر تبادلہ خیالات ہوتا رہا۔ مولانا صاحب حق کی تلاش کی غرض سے آئے ہوئے تھے نہایت سنجیدگی سے ہر مسئلہ پر غور کرتے رہے خدا کے فضل سے ہمارے دلائل جوابات سے مطمئن اور متاثر ہوئے اور وعدہ کیا کہ انشاء اللہ العزیز میں مزید تحقیق کروں گا اور اپنے گاؤں کے لوگوں کو بھی ان حقائق سے آگاہ کروں گا آپ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہماری رہنمائی فرمائے اور ہمیں راہ صداقت پر چلنے کی توفیق بخشے آمین۔ نرزار بھٹیا میں خدا کے فضل سے ۹ افراد بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔

قارئین سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے اس دورے کے نیک اور بابرکت نتائج برآمد کرے نو احمدی افراد کو استقامت بخشے اور سعید روحوں کو قبول حق کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ✱

ہفتہ محاسبہ نفس

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے تازہ پیغام کی روشنی میں نئی نسل کی تربیت۔ دعوت الی اللہ اور مالی قربانیوں کے معیار کو بلند کرنے کی طرف انصار اللہ کے ہر ممبر کو پرزور تحریک کرنے کے لئے بھارت کی مجالس انصار اللہ کو یکم تا ۷ ستمبر ۱۹۸۶ء ہفتہ محاسبۂ نفس منانے کی درخواست کی جاتی ہے۔ اس سلسلہ میں سیدنا حضور انور کے پیغام کے ساتھ تفصیلی سرکلر جملہ مجالس کو بذریعہ ڈاک بھجوا دیا گیا ہے۔ جملہ زعماء کرام سے درخواست ہے کہ بھرپور دعاؤں اور کوششوں کے ساتھ اس ہفتہ کو کامیاب بنائیں اور پھر اپنی مساعی جمیلہ سے دفتر مرکزیہ کو مطلع فرمائیں۔

صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ قادیان

مکرم مستری محمد حسین صاحب درویش

دورانِ سفر ریل کے ایک حادثہ میں وفات پاگئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

گہرے دُکھ اور افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ ہمارے ایک مخلص درویش بھائی مکرم مستری محمد حسین صاحب جو اپنی اہلیہ محترمہ ہاجرہ بیگم صاحبہ کے ہمراہ گزشتہ ماہ پاسپورٹ اور ویزہ کے ساتھ اپنے عزیز و اقارب سے ملنے کے لئے پاکستان گئے تھے۔ مورخہ ۲۵ جولائی ۸۶ کو بذریعہ ٹرین (تیزگام ایکسپریس) فیصل آباد سے کراچی جاتے ہوئے حیدر آباد (سندھ) اسٹیشن پر پیش آمدہ ایک اندوہناک حادثہ میں شدید مجروح ہونے کے قریباً ڈیڑھ گھنٹہ بعد اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ؕ

اس المناک حادثہ کے بارے میں مرحوم کی اہلیہ محترمہ ہاجرہ بیگم صاحبہ کی زبانی جو تفاصیل مہیا ہوئی ہیں اُن کے مطابق یہ افسوسناک سانحہ دوپہر قریباً بارہ بجے پیش آیا۔ ٹرین حیدر آباد اسٹیشن پر کھڑی ہوئی تھی کہ ایک ضعیف العمر ہم سفر کی درخواست پر مکرم مستری محمد حسین صاحب پانی لینے کے لئے پلیٹ فارم پر اُترے۔ ابھی کولر میں پانی بھر ہی رہے تھے کہ گاڑی چل پڑی۔ واپس اپنے ڈبہ تک پہنچتے پہنچتے گاڑی کی رفتار خاصی تیز ہو گئی۔ جیسے تیسے دروازے کو ہینڈلوں کو پکڑا مگر بوٹ پائیدان سے پھسل گیا اور ٹانگیں پلیٹ فارم اور پائیدان دونوں کی لپیٹ میں آگئیں۔ تاہم مرحوم نے کمال ہمت سے کام لیا اور ہاتھوں کی گرفت ڈھیلی نہ ہونے دی۔ گاڑی کے رُکنے تک دونوں ٹانگیں قریباً کٹ چکی تھیں۔ ریلوے حکام نے فوری طور پر مرحوم کو مقامی سول ہسپتال میں پہنچایا مگر تب تک خون بہت زیادہ بہہ چکا تھا۔ ڈیوٹی پر موجود ڈاکٹروں نے ہر ممکن طبی امداد بہم پہنچائی مگر کوئی تدبیر کارگر نہ ہو سکی۔ بالآخر تقدیر الٰہی غالب آئی اور حادثہ کے قریباً ڈیڑھ گھنٹہ بعد ہمارا یہ مخلص بھائی اس دُنیائے فانی کو خیرباد کہہ کر عالم جاودانی میں اپنے مولائے حقیقی سے جا ملا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

حادثہ کی اطلاع ملتے ہی کراچی، فیصل آباد اور سیالکوٹ کے عزیز حیدر آباد اسٹیشن پر پہنچ گئے۔ حیدر آباد جماعت کے احباب نے بھی ہر ممکن تعاون دیا۔ سرکاری کارروائی کی تکمیل کے بعد میّت حیدر آباد سے فیصل آباد اور وہاں سے ربوہ لائی گئی۔ ہر دو مقامات پر مرحوم کی نماز جنازہ ادا کی گئی۔ لاہور میں ضابطے کی کارروائی مکمل ہونے کے بعد مورخہ ۲۹ جولائی ۸۶ کو شام چار بجے براستہ واہگہ مرحوم کی میت قادیان پہنچی۔ ہر دو مساجد میں نماز مغرب و عشاء کی یکجائی ادائیگی کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان نے لنگرخانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحن میں مرحوم کی نماز جنازہ پڑھائی، جس میں احباب کی کثیر تعداد شریک ہوئی۔ ازاں بعد جنازہ بہشتی مقبرہ لے جایا گیا۔ جہاں تدفین مکمل ہونے پر محترم امیر صاحب مقامی نے ہی اجتماعی دُعا بھی کرائی۔

مکرم مستری محمد حسین صاحب درویش انتہائی مخلص، صوم و صلوٰۃ کے پابند خوش الحان مزاح، نستعلیق اور مرنجاں مرنج طبیعت کے حامل وجود تھے۔ غیر مسلموں میں بھی آپ کا حلقۂ احباب خاصا وسیع تھا۔ سرد و گرم اور عسر و یسر ہر قسم کے حالات وارد ہوئے مگر آپ ہمیشہ ثابت قدم رہے اور تادم واپسیں اپنے عہد درویشی کو بڑی خوبی سے نبھایا۔

مرحوم نے اپنے پیچھے سوگوار بیوہ کے علاوہ چھ بیٹے اور پانچ بیٹیاں اپنی یادگار چھوڑے ہیں جن میں سے دو بڑے بیٹے اور ایک بیٹی پاکستان میں ہیں۔ دونوں بڑے بیٹوں اور چار بیٹیوں کی شادی ہو چکی ہے۔ ایک بچہ عزیز محمد انور وقف جدید انجمن احمدیہ کی کارکنیت میں ہے جبکہ تین بیٹے اور ایک بیٹی ہنوز زیر تعلیم ہیں۔

قارئین سے درخواست دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے، بلندیٔ درجات سے نوازے اور پسماندگان کا کفیل و کارساز ہو۔ آمین ۔

(ایڈیٹر)

تبلیغی رپورٹ سیکرٹری تبلیغ کی خاص توجہ کیلئے

احمدیہ جماعتوں میں باقاعدہ سیکرٹریان تبلیغ مقرر ہیں۔ ان سے گذارش ہے کہ وہ ہر ماہ کے پہلے ہفتہ میں گذشتہ مہینہ کی اپنی جماعت کی تبلیغی کارگزاری کی رپورٹ مرتب کر کے بعد تصدیق صدر/نائب صدر جماعت / امیر صاحب جماعت باقاعدگی سے نظارت دعوۃ و تبلیغ میں بھجوایا کریں۔ اور جن طریقوں سے آپ نے یا دیگر افراد و احباب جماعت نے تبلیغ کی ہو۔ اس کی تفصیل درج کی جائے۔ مثلاً بذریعہ تقسیم لٹریچر تبلیغ۔ بذریعہ تبلیغی خطوط۔ بذریعہ پبلک جلسہ۔ بذریعہ انفرادی ملاقات۔ داعیان الی اللہ کے ذریعہ تبلیغ۔ آپ کی جماعت میں کتنے مزید داعیان الی اللہ بنے۔ انہوں نے تبلیغ کے لئے کتنا وقت دیا۔ وقفِ عارضی میں کتنے دوستوں نے وقت دیا۔ وغیرہ امور پر تفصیل سے رپورٹ میں روشنی ڈالی جائے۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

خریداران رسالہ ریویو کی اطلاع کیلئے

خریداران رسالہ ریویو آف ریلیجنز انگریزی کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ بعض غیر معمولی مشکلات کی وجہ سے گذشتہ چند ماہ میں خریداران حضرات کو یہ رسالہ نہیں مل سکا ہے۔ اب رسالہ ہذا کے لندن آفس سے موصولہ اطلاع سے معلوم ہوتا ہے کہ آئندہ سے یہ رسالہ خریداران کو باقاعدہ بھجوانے کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ چونکہ یہ رسالہ وہاں سے عام ڈاک میں بھجوایا جاتا ہے۔ اس لئے گو یہ رسالہ کچھ تاخیر کے ساتھ آپ کو ملے گا۔ مگر یہ پوری اُمید ہے کہ آئندہ یہ رسالہ سب کو باقاعدگی کے ساتھ ملتا رہے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ ۱۵ ستمبر ۸۶ء کے آخر تک اگر کسی خریدار کو رسالہ نہ ملے تو اپنے خریداری نمبر کے حوالہ سے نظارت ہذا کو مطلع کریں۔ تاکہ اس بارہ میں مزید ضروری کارروائی کی جا سکے۔ نیز جن احباب کے ذمہ رسالہ ہذا کا سالانہ چندہ مبلغ ۵۰/- روپے قابل ادا ہے۔ ان سے درخواست ہے کہ وہ چندہ کی رقم مکرم محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ قادیان ضلع گورداسپور پنجاب کے نام جلد از جلد بھجوا کر دفتر ہذا کو بھی مطلع فرما دیں۔ شکریہ۔ نیز اس سلسلہ میں مکرم چوہدری محمود احمد صاحب عارف صدر احمدیہ قادیان کے ساتھ براہ راست خط و کتابت کی جائے یہ کام ان کے سپرد ہے۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ مرکزیہ

۱۰، ۱۱، ۱۲ اکتوبر ۱۹۸۶ء

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے نویں اور اطفال الاحمدیہ کے آٹھویں سالانہ اجتماع کے لئے مورخہ ۱۰، ۱۱، ۱۲ اکتوبر ۱۹۸۶ء کی منظوری عطا فرما دی ہے۔ نمائندگان مجالس اس کے مطابق ابھی سے تیاری شروع فرما دیں۔ اللہ تعالیٰ زیادہ سے زیادہ نمائندگان کو اس اجتماع میں شامل ہو کر علمی اور روحانی پروگراموں سے استفادہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

اشاعت فنڈ

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا مکتوب گرامی احباب جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کے نام

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا مکتوب گرامی اخبار بدر میں طبع شائع کیا جا رہا ہے ہندوستان کے مخیر احباب اور حسب استطاعت احباب کو اس نیک اور بابرکت اسکیم میں حصہ لینے کی دعوت و تلقین کی جاتی ہے۔ دفتر محاسب قادیان میں امانت اشاعت فنڈ کھول دی گئی ہے۔ احباب کرام اپنے پیارے امام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اشاعت فنڈ میں رقم بھجواتے ہوئے نظارت دعوت و تبلیغ کو بھی مطلع فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ پر اپنا فضل فرمائے۔ آمین

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

برادران کرام! السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

مجھے اس بات کی خوشی ہے کہ گذشتہ کچھ عرصے سے احباب جماعت احمدیہ ہندوستان فریضہ تبلیغ کی ادائیگی کی طرف توجہ دے رہے ہیں جس میں ... نتائج بھی نظر آ رہے ہیں۔ انفرادی بیعتوں کے علاوہ بعض مقامات پر نئی جماعتیں بھی قائم ہوئی ہیں۔ داعیان الی اللہ کی تعداد میں اضافہ کے ساتھ ساتھ احباب جماعت میں تبلیغ کا شوق بھی بڑھ رہا ہے۔ والحمد للہ علی ذالک۔

تبلیغ کے کام کو وسیع تر کرنے کے لئے جہاں داعیان الی اللہ کی ضرورت ہے وہاں ایسے لٹریچر کی بھی ضرورت ہے جو مختلف علاقوں میں رہنے والے اور مختلف زبانیں جاننے والے متلاشیان حق کی تشنگی کو بجھا سکے اور ان کے دلوں میں پیدا ہونے والے سوالوں کا تسلی بخش جواب دے سکے۔ ہندوستان ایک بہت وسیع ملک ہے جس کے لئے ہمیں لاکھوں بلکہ کروڑوں کی تعداد میں لیف لیٹس، اشتہارات، پمفلٹ، فولڈرز اور کتب وغیرہ طبع کرانے کی ضرورت ہے جو ہر طبقہ کے لوگوں کی ضروریات کو پورا کر سکے۔ یہ ایک عظیم منصوبہ ہے جو تکمیل کے لئے مسلسل جد و جہد اور مستعدی کا متقاضی ہے۔ لٹریچر کی اشاعت و طباعت اور تقسیم کے لئے ہندوستان میں فی الوقت قادیان کے علاوہ حسب ذیل پانچ مقامات پر تبلیغی مراکز قائم کئے گئے ہیں جو اپنے علاقہ کی ضروریات کے مطابق کام کریں گے اور اشاعت لٹریچر کی مہم کو کامیاب کرنے کی سعی کریں گے۔ (۱) بمبئی (۲) کیرالہ (۳) کلکتہ (۴) تغلق آباد نئی دہلی (۵) حیدر آباد۔ تبلیغ کے اس عظیم منصوبہ کو چلانے کے لئے ہندوستان میں ایک "اشاعت فنڈ" قائم کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ پس میں ہندوستان کے مخیر اور صاحب استطاعت احباب جماعت کو اس نیک اور بابرکت اسکیم میں حصہ لینے کی دعوت دیتا ہوں میرا تاثر ہے کہ ابھی تک ہندوستان کی جماعت کے بہت سے متمول دوست ایسے ہیں اِلّا ماشاء اللہ جو دنیا کی دوسری احمدی جماعتوں کی نسبت مالی قربانی میں پیچھے ہیں۔ پاکستان، یورپ، امریکہ، افریقہ اور دیگر ممالک کی جماعتیں جس ذوق و اخلاص اور جذبہ فدائیت کے ساتھ آگے بڑھ رہی ہیں قربانی کی وہی روح ہندوستان کے ہر طبقہ کے احمدیوں کی طرف سے یکساں حرکت میں نہیں آئی۔ میرا تاثر ہے کہ غرباء کے طبقہ میں تو قربانی کا معیار بفضلہ تعالیٰ بہت اونچا ہے مگر بعض سابقون الاولون کے سوا ہندوستان کے متمول احمدی ابھی تک وقت کے تقاضے کو نہیں سمجھ سکے۔

پس اشاعت فنڈ کی اس تحریک میں میرے اولین مخاطب جماعت احمدیہ ہندوستان کے متمول اور صاحب ثروت احباب ہیں۔ وہ آگے بڑھیں اور قربانی کا اعلیٰ نمونہ پیش کریں۔ غرباء پہلے ہی طاقت سے بڑھ کر قربانی کر رہے ہیں۔ وہ محض تبرکاً چند روپے یا چند پیسے پیش کر کے اس تحریک میں شامل ہو سکتے ہیں۔

اشاعت کا جو وسیع پروگرام بنایا گیا ہے اس کے اخراجات کی صدر انجمن احمدیہ قادیان اور تحریک جدید انجمن احمدیہ قادیان اور وقف جدید انجمن احمدیہ قادیان تینوں مل کر بھی متحمل نہیں ہو سکتیں۔ لہٰذا مرکزی کارکنان سلسلہ بیرونی دنیا کی طرف امداد کے لئے دیکھ رہے ہیں ہندوستان میں اگر اشاعت دین کے لئے ضرورت پیش آئی تو بہر حال یہ کام اللہ کے فضل سے جس طرح بھی ہو کیا جائے گا لیکن میں یہی پسند کروں گا کہ ہندوستان کے متمول احمدی خود ہی یہ سارا مبارک بوجھ اٹھالیں اور ایک پیسہ بھی باہر سے منگوانا نہ پڑے۔ اللہ اپنے فضل سے ان کے سب بوجھ ہلکے کر دے اور دونوں جہان میں ان کا مقدر روشن فرما دے۔ آمین

والسلام

خاکسار

مرزا طاہر احمد

خلیفۃ المسیح الرابع

اعلان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کا پیغام احباب جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کے نام چھپوا کر جملہ جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کو بھجوا دیا گیا ہے۔ یہ پیغام محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی آواز میں ریکارڈ کیا گیا ہے جو کیسٹ کی صورت میں دستیاب ہے۔ خواہش مند احباب و جماعتیں اسے حاصل کرنے کے لئے نظارت دعوۃ و تبلیغ سے رابطہ قائم کریں۔

ناظر اعلیٰ قادیان

امتحان دینی نصاب برائے جماعت ہائے احمدیہ بھارت

جماعت ہائے احمدیہ بھارت کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال ۱۳۶۵ ہش مطابق ۱۹۸۶ء کے امتحان دینی نصاب کے لئے نظارت دعوۃ و تبلیغ کی شائع کردہ کتاب "عقائد احمدیت" مقرر کی گئی ہے۔

یہ امتحان انشاء اللہ ۲۸ ستمبر ۱۹۸۶ء بروز اتوار ہوگا۔ احباب جماعت اس دینی امتحان میں کثرت سے شامل ہوں۔ جملہ عہدیداران جماعت اور مبلغین و معلمین احباب جماعت کو امتحان دینی نصاب کی اہمیت و برکات سے روشناس کرائیں۔ اور اس امتحان میں شامل ہونے والے احباب کے نام مع ولدیت نظارت ہذا میں بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ کتاب نظارت ہذا سے رعایتی قیمت -/۴ چار روپے میں مل سکتی ہے۔ اخراجات ڈاک اس کے علاوہ ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کی مساعی میں برکت دے۔ اور جزائے خیر عطا فرمائے۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

امتحان دینی نصاب انصار اللہ بھارت

اراکین مجالس انصار اللہ بھارت کی یاد دہانی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ماہ ستمبر ۸۶ء کے آخری اتوار مورخہ ۲۸ کو دینی نصاب کا امتحان ہوگا۔ قبل از وقت پرچہ جات دفتر مرکزیہ سے ارسال کر دیئے جائیں گے۔ زعماء کرام اپنے اراکین مجلس کی تعداد سے جلد مطلع کر کے ممنون فرمائیں۔

قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ قادیان

اَفضَلُ الذِّکرِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب:۔ ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چت پور روڈ کلکتہ ۷۳

MODERN SHOE CO.

31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD.

PH: 275475
RESI: 273903

CALCUTTA-700073

اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْاٰنِ

ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے

الہام حضرت مسیح موعود

THE JANTA PHONE :: 273203

CARD BOARD BOX MFG. CO.

MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD.

CORRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS.

15, PRINCEP STREET, CALCUTTA-700072.

ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے ۔ کوئی دیں دینِ محمد سا نہ پایا ہم نے

بی۔ ایم الیکٹرک ورکس بمبئی

خاص طور پر ان اغراض کے لئے ہم سے رابطہ قائم کیجئے:۔

- الیکٹریکل انجینئرس۔
- لائسنس کنٹرکٹرس۔
- الیکٹریکل ورکنگ
- موٹر وائینڈنگ

C. 10. LAKMI GOBIND APART, J.P. ROAD, VERSOVA

FOUR BUNGLOWS, ANDHERI (WEST)

ٹیلیفون نمبرز 574108
629389

BOMBAY-58.

"مَیں وُہی ہُوں

جو وقت پر اصلاح خلق کیلئے بھیجا گیا۔"

("فتح اسلام" صلا تصنیف حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

(پیشکش)

لبرٹی بوٹ ہاؤس

نمبر: ۵-۲-۱۸
فلک نما
حیدرآباد ۵۰۰۲۵۳

محبّت سب کیلئے
نفرت کسی سے نہیں

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

پیشکش:۔ سن رائز ربر ورکس ۲ تپسیا روڈ۔ کلکتہ ۔ ۷۰۰۰۳۹

SUNRISE RUBBER PRODUCTS.

2. TOPSIA ROAD, CALCUTTA-700039

تار کا پتہ:۔ "AUTOSENTRE"

ٹیلیفون نمبرز 23.5222
23.1652

آٹو ٹریڈرز

۱۴۔ مینگو لین۔ کلکتہ ۷۰۰۰۰۱

ہندوستان موٹرز لمیٹڈ کے منظور شدہ تقسیم کار

HM براے:۔ ایمبسڈر ● بیڈفورڈ ● ٹریکر HM

SKF بال اور رولر ٹیپر بیرنگ کے ڈسٹری بیوٹر

ہر قسم کی ڈیزل اور پٹرول کاروں اور ٹرکوں کے اصلی پرزہ جات دستیاب ہیں

AUTO TRADERS

14. MANGOE LANE, CALCUTTA-700001

ہر قسم اور ہر ماڈل کے

موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے!

آٹو ونگس

AUTOWINGS,

13 SANTHOME HIGH ROAD.

MADRAS-600004.

PHONE.NO 76360
74350

ھُوَ النّٰاصِرُ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

کراچی میں

معیاری سونا کے معیاری زیورات خریدنے یا بنوانے کے لئے تشریف لائیے!

فون نمبر:۔ ۶۱۷۰۶۹

الرؤف جیولرز

۱۶۔ خورشید کلاتھ مارکیٹ حیدری شمالی ناظم آباد۔ کراچی

ینصرک رجال نوحی الیہم من السماء

{تیری مدد وہ لوگ کریں گے
جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے}

(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

پیش کردہ: گوتم احمد، گوتم احمد اینڈ برادرس، سٹاکسٹ ٹیلیوژن ڈیلیسرز۔ مدینہ میدان روڈ بھدرک ۷۵۶۱۰۰ اڑیسہ
پروپرائیٹر شیخ محمد یونس احمدی۔ فون نمبر 294

پندرہویں صدی ہجری غلبۂ اسلام کی صدی ہے!
(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

(پیشکش)

SARA Traders,
WHOLE SALE DEALERS IN HAWAI & PVC CHAPPALS.
SHOE MARKET, NAYA PAUL, HYDERABAD - 500002
PHONE. NO. 522860

السّابقون
استعینوا علی الحوائج بالکتمان
مدد چاہو حاجتوں میں (انہیں) چھپا کے
(محتاجِ دعا)
بچے اور اراکین جماعت احمدیہ بمبئی (مہاراشٹر)

فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے! (ارشاد حضرت امیر المومنین رحمہ اللہ تعالیٰ)

احمد الیکٹرانکس
کورٹ روڈ۔ اسلام آباد (کشمیر)

گلوبل الیکٹرانکس
انڈسٹریز روڈ۔ اسلام آباد (کشمیر)

ایکسپائٹر ریڈیو۔ ٹی وی۔ اوشا پنکھوں اور سلائی مشین کی سیل اور سروس۔

ہر ایک نیکی کی جڑ تقویٰ ہے!

پیشکش:- ROYAL AGENCY
C.B. CANNANORE - 670001
H.O. PAYANGADI - 670303 (Kerala)
PHONE. NO. PAYANGADI - 12, CANNANORE 4496

حیدرآباد میں
فون نمبر- 42301

لیلینڈ موٹر گاڑیوں
کی اطمینان بخش، قابلِ بھروسہ اور معیاری سروس کا واحد مرکز
مسعود احمد ریپرنگ ورکشاپ (آغا پورہ)
۱۶-۱-۴۸۷ سعید آباد۔ حیدرآباد (آندھرا پردیش)

"قرآن شریف پڑھنے سے ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے۔" (ملفوظات ایدہم)

الائیڈ گلو پروڈکٹس
بہترین قسم کا گلو تیار کرنے والے
(پتہ)
نمبر ۲/۴/۴۰۴ متصل کا چی گوڑہ ریلوے سٹیشن حیدرآباد ۲۷ (آندھرا پردیش)
فون نمبر ۔۔۔ ۴۲۹۱۹

"وہی خدا کے دفتر میں مرید ہیں جو اعانت اور نصرت میں مشغول ہیں۔"
(تبلیغ رسالت جلد دہم صفحہ ۹۴-۱۰۰)

MIR ®
CALCUTTA - 15

پیش کرتے ہیں آرام دہ مضبوط اور دیدہ زیب رنگ برنگے ہوائی چپل نیز ریکسین، پلاسٹک اور کینوس کے جوتے!